ماہنامہ
نعت
لاہور
اردو نعت
اور
عساکرِ پاکستان

جلد ۱۰ — نومبر ۱۹۹۷ — شمارہ ۱۱

اُردو نعت اور عساکرِ پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود

مینجر: اختر محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

اردو نعت

اور

عساکرِ پاکستان

مرتبہ

کیپٹن عطا رسول شاکر کنڈان

فہرست

(لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر) محمودؔ الحسن

جناب محمودؔ الحسن کے غالباً" چھے مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ پُرانے قاری انھیں محمودؔ ایمن آبادی کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ دادا ادبی ذوق رکھتے تھے، انھی سے فارسی پڑھی اور شاعری کے رموز بھی سیکھے۔ پنجاب سے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ۲۷ دسمبر ۱۹۴۸ء کو آرمی میڈیکل کور میں کمیشن لیا۔ کئی ایک پیشہ ورانہ کورسز کیے اور فوج میں ایک مُدّت گزارنے کے بعد لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ریٹائرمنٹ لے کر راولپنڈی میں ہی اپنا سرجری کا کام سنبھال لیا۔ آپ جس طرح پاکستان کے چند رگنے چُنے پائے کے سرجنوں میں سے ایک ہیں، ایسے ہی اردو کے اچّھے شعرا میں سے بھی ایک ہیں۔

شمعِ ہُدیٰ ہے نُور کا پیکر مِرا رسُول ﷺ
شمسُ الضّحیٰ ہے، بدرِ مُنوّر مِرا رسول ﷺ

ہر خاص و عام اُس کی دُعاؤں سے فیض یاب
سب کے لیے ہے رحمتِ داور مِرا رسول ﷺ

غم ہائے روزگار کے کانٹے ہزار ہا
گُلزارِ جاں میں ایک گُلِ تر مِرا رسول ﷺ

ہر اک نبیؑ کو جس کی غلامی پہ ناز ہے
وہ ہے حبیبِ خالقِ اکبر مِرا رسول ﷺ

اُمّی مگر جہاں کا مُعلّم کہیں جسے

علم و عمل کا ایک سمندر مرا رسول ﷺ
بے شک وہی ہے باعثِ تخلیقِ کائنات
ہر برتری کا منبع و مصدر مرا رسول ﷺ
مانا، رہِ حیات میں دُشواریاں بھی ہیں
لیکن نہیں ہے غم کہ ہے رہبر مرا رسول ﷺ
مجھ کو ڈرا رہے ہیں جو میدانِ حشر سے
اُن سے کہو، ہے شافعِ محشر مرا رسول ﷺ
محمودؔ ہم بھی پائیں گے دادِ سخنوری
رُوحِ سخُن ہے جانِ سخنور مرا رسول ﷺ

دل میں ہے حُبِّ پیمبر ﷺ کا خزینہ لوگو
اس کو ہم اس لیے سینے سے لگا رکھتے ہیں
دوستو باغِ محمد ﷺ سے اُڑا کر خوشبو
ہم چلن اپنا باندازِ صبا رکھتے ہیں
کچھ ہمیں خوف نہیں راہ کی دشواری کا
ہاتھ میں دینِ محمد ﷺ کا عصا رکھتے ہیں
چشمِ پُر آب ہے اک سیلِ رواں کی صورت
دل میں اُلفت کی تری حشر بپا رکھتے ہیں

(بریگیڈیئر) منظور احمد غوری

جناب منظور احمد غوری نے یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو اِس عالمِ رنگ و بو میں آنکھ کھولی۔ گریجوایشن کرنے کے بعد فوج میں آ گئے۔ ابتدائی تربیت کے بعد ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء کو انھیں پاکستان آرمی کی سگنلز کور میں کمیشن ملا۔ انھوں نے ایک طویل عرصے تک عسکری خدمات کی انجام دہی کے بعد بریگیڈیئر کے عہدے سے ریٹائرمنٹ لی۔

منظور احمد غوری، احمدؔ تخلّص کے ساتھ اردو شعر و سخُن میں سرگرم رہے۔ آپ نے نظم اور نعت کی طرف زیادہ توجّہ دی۔ بالخصوص نعتِ رسولِ مقبول ﷺ میں جذبات و عقیدت میں ڈوب کر لفظوں کا انتخاب کرتے تھے۔

اے سرورِ جہان ﷺ، تو ہے راکبِ زماں
آغازِ کُن فکاں ہے تو ہی سرِّ کُن فکاں
لاکھوں برس تھا نور ترا حیرتِ سروش
تیری حیات ازل سے ہُوئی اس کا امتحاں
آدم تھا مثلِ خشت تو اک تیرِ بلند
اے آخرُ الزّماں ﷺ ہے تو ہی اوّل الزّماں
ظلمت کدہ تھا، تیری نظر کا یہ فیض ہے
مانندِ رودِ نور ہُوا ہے یہ خاکداں
انبارِ خاک و خار و خسِ تفتہ تھی زمیں
تیرے قدم سے پل میں بنی رُوکشِ جناں
ہر مُردہ قوم زندہ ہوئی انقلاب سے
تھا موجبِ کمال ترا حرفِ زرفشاں

خورشیدِ عشق، نقش گرِ زندگی ہے تو
ذرّات تیرے انجم و مہتاب و کہکشاں
تو لامکان و کون و مکاں کا ہے حکمراں
اے ذاتِ لایزال کے شہکار و ترجماں ﷺ
مضطر ہوں، مضطرب ہوں، بڑا بے سکُوں ہُوں مَیں
مجھ پر نظر کرم کی ہو اے رحمتِ جہاں ﷺ
وہ جرُعہ مجُھ کو ساقیٔ کوثر ﷺ ہو اب عطا
جَل اُٹھّیں جس سے عشق میں دل ہو کہ روح و جاں

(بریگیڈیئر) ایس۔ کے ملک

1-General of Islam 2-The Quranic Concept of War.

3-Quranic Concept of Power

4-The Muslim Conquest of Central Asia

5-Deterrance in the Quranic Perspective

جیسی کتابوں کے مصنف نے جب اُردو شاعری میں قدم رکھا تو یہاں بھی صرف نعت یا اسلامی حالات ہی کو نظم کیا۔

اصلی نام سوندھا خان ملک ہے۔ یکم جنوری ۱۹۳۰ء کو پیدا ہُوئے اور قریباً ۲۳ سال کی عمر میں ۱۲ ستمبر ۱۹۵۳ء کو فوج میں کمیشن پایا۔ ۲۷ سال تک میدانِ جنگ اور امن میں خدمات کے بعد بریگیڈیئر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے اور قائدِ اعظمؒ یونیورسٹی اسلام آباد میں ڈیفنس اینڈ سٹریٹجک سٹڈیز کے

پروفیسر مقرر ہو گئے۔ ایس، کے ملک وار سٹڈیز میں ایم ایس سی اور پولیٹیکل سائنس میں پی ایچ ڈی ہیں۔

کس قدر ہے مُونس و غم خوار وہ آقا ﷺ ترا
کس قدر مخلوق سے یکتا ہے وہ مولیٰ ﷺ ترا
کس کی جانب تک رہے ہیں آج سب شاہ و گدا
کس بلندی پر کھڑا ہے وہ شہِ ہر دو سرا ﷺ
کیوں نہ ہم اس شاہِ مدنی ﷺ پر کریں قربان جاں
جس کی خاطر ہیں بنائے حق نے یہ دونوں جہاں
کیوں نہ اس سے دست بستہ التجا مل کر کریں
ہم فدائی ہیں ترے اور تیرے ہی ہر دم رہیں
نام پر تیرے جئیں ہم، نام پر تیرے مَریں
نام پر تیرے ہمارے خون کی ندیاں بہیں
ہو وظیفہ دائماً اپنا پس از ذکرِ خُدا
"مصطفیٰ المصطفیٰ المصطفیٰ المصطفیٰ ﷺ"

کس کی مجال پا سکے رُتبہ حضُور ﷺ کا
توحید کا ہے آئنہ رستہ حضور ﷺ کا
آدمؑ کا جبکہ کوئی بھی نام و نشاں نہ تھا
آفاق میں بپا ہُوا چرچا حضور ﷺ کا
ہستی کا اور عالمِ ہستی کا بھید کیا؟

یہ بود و باش تو ہے اک صدقہ حضور ﷺ کا

اے دل کرم کی بھیک ملے گی تجھے ضرور
ہر دم رہے لبوں پر ترانہ حضور ﷺ کا

ہے ان کی پیروی میں رِضائے خُدا کا راز
اتنا بلند و بالا ہے رُتبہ حضُور ﷺ کا

(بریگیڈیئر ایم بی ظفر) ظَفر محمُود

محمد بخش ظَفر نام ہے اور ظَفر محمُود کے قلمی نام سے اردو ادب میں پہچانے جاتے ہیں۔ کبھی کبھار ایم بی ظَفر بھی لکھتے ہیں۔ ضلع سرگودھا کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا سے میٹرک پاس کیا۔ ایف سی کالج لاہور سے ایف ایس سی کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا اور آرمی میڈیکل کور میں ۲ مارچ ۱۹۵۹ء کو کمیشن لیا۔ اور فن سے متعلق ۵ کتب تصنیف کیں۔ اردو میں ایک ناول "خزاں نصیب" بھی لکھا۔ کبھی کبھار شعر بھی کہتے ہیں۔ نمونہ یہ ہے:

آپ ﷺ کے فضل کی تاخیر سے مایوس نہیں
کیوں کہ قرآن کے وعدہ سے تو مسرُور ہیں ہم

اب تمنّائے ظَفر بارِ دگر پُوری ہو
آپ ﷺ سے دُور ہیں جب سے، بڑے رنجُور ہیں ہم

(بریگیڈیئر) محمّد ذاکر

علمی و ادبی گھرانے کا یہ چشم و چراغ ۱۰ فروری ۱۹۴۶ء کو بلتستان میں پیدا

ہوا۔ انھیں پاکستانیت اور ادب اپنے والد جناب شمیمؔ بلتستانی سے گھُٹّی میں ملا۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد ۲۱ اپریل ۱۹۶۸ء کو فوج میں کمیشن پایا۔ ۱۹۷۱ء کے سانحے کو قید و بند میں گزارا اور رہائی کے بعد نئے عزم سے سفر کا آغاز کیا۔

کتابیں "اُردو بلتی بول چال" اور "سیاچن گلیشیر" شائع ہو چکی ہیں۔ جبکہ "یادِ رفتگاں" اور "خشتِ اوّل" ابھی نہیں چھپیں۔ ان کی نعتیں اور وطن کے حوالے سے نظمیں عموماً رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آرزو مند ہوں، پُوری مری حسرت کر دے
میری قسمت میں مدینے کی زیارت کر دے

مَیں گُنہگار و خطار کار و تہی دامن ہوں
میری جانب نظرِ شفقت و رحمت کر دے

ہے مری زیست کا سرمایہ محبّت تیری ﷺ
یہی سرمایہ شفاعت کی ضمانت کر دے

دل میں ہو خوفِ خدا، لب پہ ترا ﷺ ذکرِ جمیل
کچھ نہ دے مجھ کو، عطا بس یہی دولت کر دے

جب بھی مَیں بات کروں، حق و صداقت کی کروں
اپنی رحمت سے عطا مجھ کو یہ جُرأت کر دے

درگزر کر مری بے چارگیٔ فکر و نظر
ذکر تیرا ﷺ ہو سدا، میری یہ عادت کر دے

(بریگیڈیئر) ضرغام حیدر نقوی

نقوی خاندان کا یہ نورِ بصر ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو اِس دُنیائے رنگ و بُو میں

آیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کیمسٹری کیا اور فوج جوائن کرلی۔ یکم دسمبر ۱۹۶۸ء کو پاکستان ملٹری اکیڈمی سے آرمی ایجوکیشن کور میں کمیشن حاصل کیا۔ قائدِ اعظمؒ یونیورسٹی سے ایم فِل بھی کیا۔

جناب ضرغامؔ نقوی اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں نظم اور نثر میں خامہ فرسائی کرتے ہیں۔

ہماری جوش پر کیوں آج پھر فکرِ رسا آئی
یہ کس کے وصفِ عالی میں ہے شوقِ خامہ فرسائی
یہ کس گُل کی ثنا مدِّنظر ہے بُلبلِ دل کو
نسیمِ خلد کیوں آ کر مرے گلشن میں اِترائی
جہاں میں کون ہے وہ صاحبِ لولاک ﷺ بتلاؤ
پئے تعظیم جس کی، خُود جُھکا ہے چرخِ مینائی
نہیں معلوم کس کا شوقِ مدحت ہے ترقّی پر
مَیں حیراں تھا نہایت جو یہ ہاتف کی ندا آئی
ارے غافل مہینا کون سا ہے، تُو نہیں واقف!
ہیں جس کے جان و دل سے جملہ اہلِ دین شیدائی
ربیعُ الاوّلِ ذیشاں کی ذیشاں بارھویں آئی
خدا نے جس کی فرمائی ہے بے حد عزّت افزائی
ہُوا ہے آج وہ پیدا جہاں میں سرورِ عالم ﷺ
ہیں جُملہ انبیاؑ جس کے دل و جاں سے تولّائی
نہ کیوں گھر گھر جہاں میں آپ ﷺ کا جشنِ ولادت ہو

یہ پھر تاریخِ فرخندہ ہمیں خالق نے دِکھلائی
مَئے حُبِّ شہِ لولاک ﷺ سے مخمُور ہے ہر شے
فضائی، بحری و برّی ہو یا کوہی و صحرائی
بجُز احمد ﷺ نہیں ہے دوسرا میں دُوسرا ایسا
اِسی گُل سے تو یہ گُلزارِ وحدت نے فضا پائی
حسیں اب تک کوئی ایسا ہُوا ہے اور نہ ہووے گا
خدا روزِ ازل ہی سے محمُد ﷺ کا ہے شیدائی
انھی سے معرفت حق کی ہمیں حاصل ہُوئی بے شک
جنھیں بخشی ہے خالق نے کرم سے اپنے دانائی
حبیبِ کبریا ﷺ کی صرف مدحت کا یہ صدقہ ہے
ہمارے واسطے جو مُژدۂ جنّت صبا لائی
مدینہ میں بلا لو جلد اب ضرغامؔ حیدر کو
تمہارے ہجر میں حضرت ﷺ نہیں تابِ شکیبائی

(ائیر کموڈور محمد حسن صفدر) ایم ایچ صفدرؔ

محمد حسن نام اور صفدرؔ تخلُّص ہے۔ ایم ایچ صفدرؔ کے قلمی نام سے لکھتے ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں ائیر فورس میں کمیشن لیا۔ جب فوج میں آئے تو اس سے پہلے شعر و سخن سے مربوط تھے۔ ۱۹۵۷ء میں نذر الاسلام اکادمی کے اصرار پر آپ نے بنگالی شاعر نذر الاسلام کی رزمیہ نظموں کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا۔ ادبی خدمات کے صلے میں انجمنِ ترقیٔ اردو نے ۱۹۷۰ء میں آپ کو سندِ اعتراف سے نوازا۔

آپ ایک درجن سے زائد کتب کے مصنف ہیں جن میں مختلف موضوعات شامل ہیں، تصوّف سے قیادت اور سیرت سے شاعری تک۔ چند ایک درجِ ذیل ہیں۔ ○ ۱۔ تصوّف ہماری نظر میں ○ ۲۔ پیکرِ خیال سے فیصلوں تک ○ ۳۔ ہماری زندگی سیرتِ پاک کے آئینہ میں ○ ۴۔ کوہاٹ کا قلمی جہاد ○ ۵۔ ہم، تم اور وہ ○ ۶۔ ضیغم ○ ۷۔ قیادت کے تقاضے ○ ۸۔ پاک فضائیہ ○ ۹۔ پاک فوج ○ ۱۰۔ قدم قدم پر کتنے چہرے۔

کیسے ہو ابتدائے نعتِ رسول ﷺ
جس کے اوصاف ہوں ورائے عقول
بندگی زندگی میں اپنا کر
دے دیا زندگی کو ایک اصول
وہ صداقت تھی جس کو دشمن نے
باوجودِ دعا کیا تھا قبول
کوئی حیدر رضی اللہ عنہ بنا، کوئی فاروق رضی اللہ عنہ
دیدنی ہے یہ رحمتوں کا نزول

(کرنل افتخار حسین نقوی) افتخار اسیر

کرنل افتخار حُسین نقوی ولد سیّد تعظیم حسین نقوی مالیر کوٹلہ (بھارت) میں جون ۱۹۴۵ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اوکاڑا سے حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ہوتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی تک پہنچے۔ کالج کے دور میں شعر کہنا شروع کیے اور افتخار اسیرؔ بن گئے۔ ۱۹۶۷ء میں فوج میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کے رینک

پر کمیشن پایا۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں قید ہوئے۔ واپس آئے تو شعری مجموعہ "غمِ جاناں" ترتیب دیا۔ اس سے پہلے یونیورسٹی دور کی شاعری "اسیرِ غم" کے نام سے شائع کر چکے تھے۔ غمِ جاناں کے بعد شاعری سے بالکل ہی کنارہ کش ہو گئے اور بھُولے سے بھی کوئی شعر نہیں کہا۔ ان کے دونوں مجموعوں میں نعتیں بھی شامل ہیں۔

نہیں جچتی آنکھوں میں چیز اِس جہاں کی
جَلا دوں یہ دولت مَیں کون و مکاں کی
مِری آنکھ میں ہے خمارِ مدینہ
جو فرضِ دعا ہے، ادا کر رہا ہوں
بڑی عاجزی سے دُعا کر رہا ہوں
ترے سامنے التجا کر رہا ہوں
بڑی مُدّتوں سے صدا کر رہا ہوں
مجھے بھی دکھا دے منارِ مدینہ

(کرنل) سیّد نواب عالم بارھَوی

سیّد خاندان کا یہ چشم و چراغ بارہ میں ۲۰ جون ۱۹۳۸ء کو پیدا ہُوا۔ والدین نے نام نواب عالم رکھا اور یہ تمام سابقے و لاحقے استعمال کرتے ہوئے سید آغا نواب عالم بارھوی بن گئے۔ ایم اے تک تعلیم حاصل کی اور دس سال تک ایچی سن کالج لاہور، ایف سی کالج لاہور اور کوہاٹ کالج میں علم و حکمت کے موتی بکھیرتے رہے۔ پھر فوج میں آ گئے اور ۲۷ نومبر ۱۹۶۸ء کو آرمی ایجوکیشن کور میں

کمیشن حاصل کیا۔ اصل میدان نثر نگاری ہے جس میں "بصیرتِ اقبالؒ" اور "سیاچن کے ہیرو" آپ کی دو کتب شائع ہو چکی ہیں۔ کبھی کبھار شعر کہتے ہیں جن میں حمد اور نعت پر زیادہ توجہ ہے۔

واللہ جو انساں ہو ثنا خوانِ محمد ﷺ
وہ پھر سگِ دنیا کبھی کہلا نہیں سکتا

گر تیرے تصوّر کی صداقت پہ یقیں ہو
دل وسوسۂ سود و زیاں لا نہیں سکتا

جو دل ترے افکار کی عظمت سے قوی ہو
وہ دل کوئی فرعون بھی دہلا نہیں سکتا

تیرا یہ کرشمہ کہ کوئی فلسفۂ فکر
اب عظمتِ انساں میں کمی لا نہیں سکتا

تسلیم کہ وہ ہے رگِ گردن سے قریں تر
رب تیرے مگر ذہن میں وہ آ نہیں سکتا

اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَ ہو کیا اس سے زیادہ
مخلوق میں اب رب کوئی کہلا نہیں سکتا

تو نعمتِ الہام کا اتمام ہے مولا ﷺ!
اب عرش سے پیغام کوئی لا نہیں سکتا

ہاں بارھویںؑ عاشقِ صادق کو عطا ہو
وہ رمزِ محبّت جو کوئی پا نہیں سکتا

(کرنل) محمد اسلم خان نیازی

سرکارِ دو عالم ﷺ کا دربار مدینے میں
اللہ کی رحمت کے انوار مدینے میں

روضے پہ پڑھوں جا کر اشعار مدینے میں
رحمت کے لگا لوں مَیں انبار مدینے میں

جس سمت نظر اُٹھّے، رحمت کی گھٹا دیکھوں
بخشش کے ہویدا ہوں آثار مدینے میں

دو چار مہینوں میں کب سیر طبیعت ہو
ہاں، سال اگر گزریں دو چار مدینے میں

یاروں کی رفاقت تو روضے پہ بھی حاصل ہے
بستے ہیں محمد ﷺ کے دلدار مدینے میں

فرقت میں تڑپتا ہوں، رحمت کی نظر مولا
اسلَم کو بھی پھر لے چل اک بار مدینے میں

(کرنل) سیّد مقبولؔ حُسین

میرا رسول ﷺ مرکزِ نورِ حیات ہے
میرا رسول ﷺ حُسنِ رُخِ کائنات ہے

دنیا سے جس نے سارے اندھیرے مٹا دیئے
وہ روشنی کا اونچا منارِ حیات ہے

ظلم و ستم مٹا کے دیا عدل کا پیام
بعد از خدائے پاک بڑی جس کی ذات ہے

انسانیت پہ جس کے ہیں احسان اَن گِنَت
دونوں جہاں میں معتبر اس ﷺ کی ہی بات ہے

(لیفٹیننٹ کرنل) رشیدؔ احمد کیانی ستارۂ جرأت

ادبی حلقوں میں رشید احمد رشیدؔ کے نام سے پہچانے جانے والے رشیدؔ کیانی ۱۴ نومبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہُوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور فوج میں دوسری جنگِ عظیم کے دوران ۱۹۴۳ء میں ایک سپاہی کی حیثیت سے آرٹلری کور میں بھرتی ہو گئے۔ جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو ۵ جون ۱۹۴۹ء کو کمیشن کے حصُول میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر بہادری و جُرأت کے عوض آپ کو "ستارۂ جُرأت" سے نوازا گیا۔ فوج میں ۳۱ سال تک خدمات سرانجام دیں اور ۱۹۷۴ء میں سُبکدوش ہوئے۔ شاعری میں اصلاحی رنگ غالب ہے۔ حتیٰ کہ نعت میں بھی اصلاحی پہلو واضح ہوتے ہیں۔

تصادُمِ حق و باطل ہے میرے سینے میں
قرار اب تو نہ مَرنے میں ہے، نہ جینے میں
نظامِ مصطفوی ﷺ کو نہ بھُول اے مُسلم
تری حیات کا مقصُود ہے مدینے میں
طلب جو ہو تو مدینے کی ہو طلب تجھ کو
مزا ہے ساقئ کوثر ﷺ سے جام پینے میں
رشیدؔ دین کی دنیا کی ہر خوشی ہے نہاں
کمی ہے کون سی قرآن کے خزینے میں

(لیفٹیننٹ کرنل) دلنواز دِلؔ

چودھری دلنواز ولد کرنل گُل نواز چیمہ ۱۹۳۴ء میں گجرات میں پیدا ہُوئے۔ ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول گجرات سے حاصل کی۔ میٹرک ڈینیز ہائی سکول راولپنڈی سے اور ایف ایس سی گارڈن کالج راولپنڈی سے کیا۔ ۱۹۵۲ء میں پاکستان آرمی میں کمیشن کے امتحانی مقابلے میں کامیاب ہوئے اور ۱۹۵۵ء میں پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول سے ریگولر کمیشن حاصل کر کے ای ایم ای کور میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ دورانِ ملازمت کالج آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے بی ایس سی (فزکس، کیمسٹری) اور بی ایس سی مکینیکل انجینیئرنگ کرنے کے بعد اعلیٰ فنّی تعلیم کے لیے آسٹریلیا چلے گئے اور ۱۹۶۲ء میں واپس لوٹے۔ ۱۹۷۴ء میں انسٹی ٹیوٹ آف انجینیئرز پاکستان کے فیلو چُنے گئے۔ کئی مجمُوعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں جن میں "داغ داغ دِلؔ" اور "سخُنِ دلنواز" نمایاں ہیں۔

جب اُن کی رحمت کا ساگر بخشش کا ساحل ہوتا ہے
تب نعت سفینہ اشکوں کی موجوں کو حاصل ہوتا ہے
جس وقت مدینے کی گلیاں ہوتی ہیں دل کی نظروں میں
اُس وقت مری ہر دھڑکن میں مرا جذبہ شامل ہوتا ہے
جب آنکھیں دل بن جاتی ہیں، جب دل کی آنکھیں کھُلتی ہیں
تب مکّے اور مدینے کا رستہ ہی منزل ہوتا ہے
جب دل کی دھڑکن کرتی ہے دن رات وضُو اشکوں سے تب

بندے کا دُھندلا ماتھا اک سجدے کے قابل ہوتا ہے
جس بندے کو معراج ملے، جو رب کی دید کرے کھُل کر
وہ بندہ احمد ﷺ ہوتا ہے، وہ بندہ کامل ہوتا ہے
جب نظریں کعبے کی جانب اٹھتی ہیں صدقِ نیّت سے
اس وقت مدینے کی مسجد میں قبلہ رُو دل ہوتا ہے

(لیفٹیننٹ کرنل) فضل اکبر کمالؔ

۱۶ دسمبر ۱۹۴۰ء کو خوشحالہ ضلع مانسہرہ میں پیدا ہُوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول بفہ سے ۱۹۵۹ء میں میٹرک کیا اور جُونیئر کیڈٹ سکیم کے تحت پاکستان ملٹری اکیڈمی میں داخل ہو گئے۔ جہاں سے ایف اے کے ساتھ ساتھ کمیشن بھی حاصل کیا۔ ۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۷۵ء میں سٹاف اینڈ کمانڈ کالج کوئٹہ سے گریجوایشن بھی کیا۔ مولانا احمد یار خان نعیمیؒ سے رموزِ تصوّف سیکھے۔ ہومیو پیتھی اور قانون سے بھی لگاؤ ہے۔ شعرو ادب سے بھی خاصا شغف ہے۔ شعری مجمُوعہ "حریم و حجاب" شائع ہو چکا ہے۔ عروض کی تعلیم قیامِ کوئٹہ کے دوران جناب رشید انجم سے حاصل کی۔

ویرانیٔ حیات ہے بارِ گراں مجھے
بے رنگ کر گئیں سخُن آرائیاں مجھے
لے آئیں تیرے پاؤں میں اے حُسنِ لازوال ﷺ
یہ حسرتیں، یہ خواب، یہ بے تابیاں مجھے
اے تاجدارِ کون و مکاں، شاہِ دوسرا ﷺ

آواز دے رہا ہے ترا آستاں مجھے
اے نُورِ لم یزل ﷺ مری حالت پہ اک نظر
اب چھوڑتی نہیں ہیں یہ تاریکیاں مجھے
مَیں وہ کہ پاک فوج کا ادنیٰ سپاہی ہوں
تو وہ کہ اک نگہ سے کرے آسماں مجھے
میں یہ کہ انتہائے عبادت ہو تیرا عشق
ڈھونڈیں اسی حوالے سے آشفتگاں مجھے
مَیں ناشناسِ مدحتِ خیرُ البشر ﷺ کمالؔ
مَیں اور نعتِ پاک، یہ جُرأت کہاں مجھے

(لیفٹیننٹ کرنل) محمد الیاسؔ

محمد الیاس ولد چودھری احمد خان ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء کو چیلیانوالہ ضلع منڈی بہاء الدین میں پیدا ہوئے۔ یہ وہی گاؤں ہے جہاں انگریزوں کو ایک جنگ میں شدید نقصان اٹھانا پڑا تھا اور اس حوالے سے چیلیانوالہ کا میدان ایک تاریخی حیثیت اختیار کر گیا۔

جناب محمد الیاس نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کرنے کے بعد ۲۰ اپریل ۱۹۶۹ء کو فوج سے سیکنڈ لیفٹیننٹ کے عہدے پر کمیشن پایا اور لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ "چانن" (پنجابی شاعری) اور "کمالِ قیادت" (اردو مضامین) آپ کی دو کُتب شائع ہو چکی ہیں۔ بہت سادہ اور سلیس لکھتے ہیں۔

ہمارے خدا کا پیارا مُحمّد ﷺ
کروروں کی آنکھوں کا تارا مُحمّد ﷺ

پکارو پکارو' یہ مل کر پکارو
دو جگ کا' ہمارا' تمھارا محمد ﷺ

بنا کر جسے بھیجا رحمت خدا نے
ہے محشر میں سب کا سہارا محمد ﷺ

نہ اُس جیسا کوئی ہُوا ہے' نہ ہو گا
بصیرت کا ہے وہ "منارا" محمد ﷺ

وہ اخلاقِ اعلیٰ کا روشن نمونہ
شرافت کا کامل ادارہ محمد ﷺ

فضائیں ہُوئیں خوشبوؤں سے مُعطّر
کہ جب بھی کسی نے پکارا محمد ﷺ

تری بگڑی الیاسؔ سب بن گئی ہے
بنے جب سے تیرا سہارا محمد ﷺ

(لیفٹیننٹ کرنل) ڈاکٹر محمد حامدؔ پی۔ ایچ۔ ڈی

۱۲ جنوری ۱۹۴۴ء کو پیدا ہُوئے۔ ایم اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوج میں آ گئے اور ۲۱ جون ۱۹۷۰ء کو آرمی ایجوکیشن کور میں کمیشن حاصل کیا۔ فوج میں رہتے ہوئے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اصل میدان انگریزی زبان میں نثرنگاری ہے۔ کبھی کبھی اردو میں شعر کہتے ہیں۔ انگریزی کی کئی کتب شائع

ہو چکی ہیں جن میں سے چند ایک کے اردو میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

عرشِ عُلا پر جن کا قرینہ' آؤ اُن کی بات کریں
فرشِ زمیں پر جن کا مدینہ' آؤ اُن کی بات کریں

اُن کی یاد تو بادِ صبا ہے' جاری و ساری رہتی ہے
دن ہو' رات ہو' سال' مہینا' آؤ ان کی بات کریں

آنکھیں پھر سے گُنبدِ خضریٰ دیکھ کے ٹھنڈک پاتی ہیں
سامنے پھر ہے سبز خزینہ' آؤ ان کی بات کریں

دل کی بستی کے اندھیارے جن کے نور سے روشن ہیں
جن کی یاد سے گرم ہے سینہ' آؤ ان کی بات کریں

گو ٹوٹی پتوار ہے اور منجدھار بھی حامدؔ زور پہ ہے
آؤ بڑھائیں آگے سفینہ' آؤ اُنؐ کی بات کریں

(وِنگ کمانڈر عبدُالرّحمان) رحمانؔ کیانی

عبدالرّحمان ولد مولوی حافظ محمد عبدالحق ۲۹ محرم ۱۳۴۳ھ کو موضع منڈیاں ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دادی اور پھُوپھی سے پائی۔ ابتدائی فارسی اپنے تایا حکیم محمد ولی سے پڑھی۔ مزید فارسی' عربی' تاریخ' سیرت اور مذہبی تعلیم اپنے والد سے ان کے مدرسے صفی پور ضلع اوناؤ اور مدرسہ فرنگی محل لکھنؤ سے حاصل کی۔ مروّجہ تعلیم برجیسیہ مڈل سکول ریاست بھوپال' ہائی سکول امیر الدولہ اور اسلامیہ کالج لکھنؤ سے حاصل کی۔ ۱۹۴۳ء میں ائیر فورس میں شامل ہوئے اور ۱۹۷۴ء میں ریٹائرمنٹ لی۔

محمد میاں کے نام سے معروف تھے لیکن ادبی حلقوں میں رحمان کیانی کا نام آپ کی پہچان بنا۔ ان کے کئی ایک مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً "حرفِ سپاس" "سیف و قلم" "پلکوں کے چراغ" "شعلۂ مشرق" "شمشیرِ ضیا بار" "شرارِ سنگ" اور "ناشنید"۔

محمد مصطفیٰ ﷺ، مصباحِ ظلمت، نورِ سُبحانی
حرا کے چاند، قندیلِ حرم، خورشیدِ فارانی
چراغِ ثور، شمعِ بزمِ بطحا، مشعلِ اسریٰ
سراجِ لیلۃُ القدر و ضیائے صُبحِ فرقانی
بنائے کُن فکاں، وجہِ وجودِ گیتی و گردوں
مُرادِ لوحِ مقصودِ قلم، مطلوبِ قرآنی
متاعِ علم و فن، معیارِ دانش، نقدِ آگاہی
مدارِ شوق، میزانِ خرد، مقیاسِ بُرہانی
کمالِ دینِ حق، اتمامِ نعمت، آیۂ رحمت
قدیم الحادثین، ختمُ الرُّسُل، ممدوحِ ربانی ﷺ
سراپا رحمۃٌ للعالمیں، محبوبِ حق، لیکن
بشر، خیرُ البشر، فخرُ البشر، منہاجِ انسانی ﷺ

(وِنگ کمانڈر پیر احمد اکرم) پیر اکرم

پیر اکرم کے نام سے ادبی حلقوں میں پہچانے جانے والے وِنگ کمانڈر پیر احمد اکرم ۱۹۳۰ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباؤ اجداد کشمیر سے ہجرت کر

کے مشرقی پنجاب کے اس ثقافتی و تہذیبی شہر میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ آزادیٔ پاکستان کے بعد انھوں نے اپنے آباء کی رسم کو نبھاتے ہُوئے ہجرت کی اور پاکستان کو اپنا وطن تسلیم کیا۔ تعلیمی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے نفسیات میں ایم اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور اسلامیہ کالج لاہور میں لیکچرار مقرر ہو گئے۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں اس ملازمت کو ترک کر کے ایئر فورس میں کمیشن حاصل کیا اور وِنگ کمانڈر کے عہدے پر پہنچ کر ریٹائر ہوئے۔

پیر اکرم ایک مدت سے ادبی رسائل میں لکھ رہے ہیں۔ آپ کا مجموعۂ کلام "آئینے صداؤں کے" شائع ہو کر مقبولیت پا چکا ہے۔

روشنی کا سفیر ﷺ

جہل و ظلمات کے جبر سے
پا بہ زنجیر شب کی جبیں پر سجا اک درخشندہ بدرِ منیر
وہ نجاتِ بنی نوع انساں کا ضامن
مَحبّت کا پیغام بر، روشنی کا سفیر
فکر و احساس نقّاشِ یکتا کا بے مثل وہ پیکرِ اوّلیں
آخریں مظہرِ نقشِ حُسنِ ازل
وجہِ تخلیقِ کون و مکاں باعثِ کائناتِ جمیل
درسِ عشق و مَحبّت کی بھرپُور تفسیر وہ ﷺ
عظمتِ ابنِ آدم کی پائندہ، تابندہ شہکار و تصویر وہ ﷺ
گُمرہی کے اندھیروں میں ڈُوبے ہُوئے

راستوں کے ہر اک موڑ پر منزلوں کی بشارت سناتی ہُوئی
نُورِ صُبحِ ہدایت کا پرچم اُٹھائے ہُوئے اک حقیقت کا رستہ بتاتی ہُوئی
پھُوٹ نکلی صداقت کی قندیل سے پھیلتی، جگمگاتی ہوئی
روشنی کی لکیر، اک مسرّت کی تنویر
جاگ اُٹھی آدمیت کی تقدیر۔ وہ ﷺ آگیا کاروانِ بشر کا امیر
جس نے مظلُوم، مجبُور، محرُوم انسانیت کو سنبھالا دیا
جس کی ذاتِ مقدس سے انصاف کا بول بالا ہُوا
جس نے روشن کیا
ظلمتِ جہل و باطل کی پستی میں ڈوبے ہوئے آدمی کا ضمیر
وہ تھا اک روشنی کا سفیر ﷺ

کچھ اِس طرح سے ترا ذکر صبح و شام کروں
متاعِ حُسنِ بیاں وقف تیرے نام کروں

سجاؤں چہرے پہ اپنی ندامتوں کے حروف
جُھکی نظر کی زباں سے تجھے سلام کروں

ترے پیام کی تفسیر اور کیا ہو گی
بس ایک لفظِ محبّت جہاں میں عام کروں

تو آدمی بھی تھا، تکمیلِ آدمیّت بھی
اِسی سبب تو ہر انساں کا احترام کروں

نہیں ہے زادِ سفر، شوقِ رہگزر تُو ﷺ ہے

مجھے بھی اِذنِ سفر ہو تو اہتمام کروں

تمھاری ذات کی نسبت سے لوگ پہچانیں
کبھی زمانے میں ایسا بھی کوئی کام کروں

بس اب تو دل میں یہی آخری تمنّا ہے
ترے حضُور پہنچ کے تجھے سلام کروں

(میجر) فضل حسین فضلؔ

میجر فضل حسین فضلؔ ولد وزیر خان پہلی جنگ عظیم سے چند سال پہلے پیدا ہُوئے۔ دوسری جنگِ عظیم شروع ہوئی تو فوج میں آ گئے اور پھر ایک مُدّت تک خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۹۶۳ء میں میجر کے عہدے سے ریٹائر ہُوئے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں انھیں دوبارہ بلایا گیا اور جنگ کے خاتمے پر پھر واپس آ گئے۔ ان کے والد ایک خاموش فقیر تھے جس کے اثرات ان میں بھی منتقل ہوئے اور انھوں نے ساری زندگی دُرویشانہ گزاری۔ شعر و ادب سے بچپن ہی سے لگاؤ تھا۔ قیامِ کوئٹہ کے دوران محشرؔ رسُول نگری سے ملاقات ہوئی تو یہ شوق پروان چڑھا اور ان سے فیض حاصل کرنے لگے۔ دو مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ "افکارِ فضلؔ" (حصّہ اوّل) اور "افکارِ فضلؔ" (حصّۂ دُوُم)۔ ۲۰ جون ۱۹۷۹ء کو فوت ہوئے۔

عاشق ہے آپ ﷺ کا ابھی تقدیر کا اسیر
اِس خستہ حال کو بھی مدینے بلائیے

اب بڑھ رہی ہیں کفر کی تاریکیاں یہاں

ان میں خدا کے نور کی شمعیں جلائیے
ملّت میں انتشار ہے اور فرقہ بندیاں
پھر اس کو ﷲ جامِ اخوّت پلائیے
اب اہلِ شر بنے ہیں مُساوات کے امیں
یورش سے ان کی فخرِ دو عالم ﷺ بچائیے
اُٹھّے لحد سے فضل جو محشر میں تشنہ لب
اس کو بھی آپ ﷺ ساغرِ کوثر پلائیے

(میجر) سیّد ضمیر جعفری تمغۂ قائدِ اعظم

مدرسے کے ریکارڈ کے مطابق سیّد ضمیر جعفری یکم جنوری ۱۹۱۷ء کو چک عبدالخالق ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کی۔ میٹرک جہلم اور پھر بی اے اسلامیہ کالج لاہور سے کیا۔ انھوں نے زندگی بھر محنت کی۔ کبھی کلرکی کی' کبھی لیفٹ رائٹ کرتے ہوئے محاذِ جنگ پر فوجی رنگ میں دکھائی دیئے۔ کبھی سیاست کے خار زار میں اُلجھے' کبھی صحافت کو اپنایا مگر ایک چیز جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہی یا جس پر جمے رہے' وہ ادب ہے۔ سب سلسلے ٹوٹتے رہے لیکن شعروسُخن اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جب سے شروع ہُوا ہے' اب تک قائم ہے۔ ان کی درجنوں کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں سنجیدہ بھی ہیں' مزاحیہ بھی' طنزیہ بھی ہیں اور تراجم بھی' سوانح بھی اور "جنگ نامے" بھی' حبُ الوطنی کے حوالے سے بھی ہیں اور نعتیہ بھی۔ گویا ان کی شخصیت اپنی ذات میں ایک انجمن ہے۔

زندگی کی دُھوپ میں سب سے گھنا سایہ تُو ہی
اِس زمیں پر موتیوں والا سخی دریا تُو ہی
ذہنِ انسانی میں جو بوئی گئی تاروں کی فصل
اُس کا رکھوالا اور اس کے پالنے والا تُو ہی
جس کی آہٹ پر رواں صدیوں کی اُجلی ساعتیں
رنگ اور خوشبو کی وہ موجِ سفر پیما تو ہی
وقت کے ماتھے پہ جن کی روشنی لکھی گئی
وہ رُخِ زیبا ہے تیرا' وہ یدِ بیضا تو ہی
کس نے تھاما رات میں ڈوبے ہوئے سُورج کا ہاتھ
روشنی کو صبح کی چوکھٹ پہ لے آیا تو ہی
کون ہے تیرے سوا دُکھیا دلوں کا داد رس
خلق کا مولا تو ہی' ملجا تو ہی' ماوا تو ہی
اے مسلماں کی متاعِ اوّلین و آخریں
دیں تُو ہی' آئیں تُو ہی' دنیا تُو ہی' عقبیٰ تُو ہی
کشتِ اُمّیدِ بشر کی زرد پیاسی ریت پر
اور بادل بھی تھے لیکن ٹُوٹ کر برسا تو ہی
جس پہ ہر سائل کو مل جاتی ہے پھولوں کی چنگیر
اس بڑے داتا کے لنگر کا درِ تنہا تو ہی

دل و جاں کی آسودگی نام تیرا

سخی نام تیرا، غنی نام تیرا
تمدّن کی شائستگی تو نے بخشی
محبّت، کرم، دوستی نام تیرا
شبِ زندگی کو سحر کرنے والے
ہر اک دور کی روشنی نام تیرا
عدالت، امانت، دیانت میں یکتا
حیات، آشتی، راستی نام تیرا
اسی سے فروزاں خیالوں کے رستے
خبر، آگہی، زندگی نام تیرا
صغیروں کے حق میں نموُ کی ضمانت
ضعیفوں کی قدر آوری نام تیرا
ہمیشہ رہے لب پہ یہ نامِ شیریں
نبی، یا نبی یا نبی ﷺ نام تیرا

(میجر غلام صادق خان) صادقِ نسیمؔ

سردار غلام صادق خان نام ہے مگر صادق نسیمؔ کے قلمی نام سے معروف ہیں۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۸ء کو ٹیکسلا کے قریب موضع خرم کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دادا سے عربی اور والد سے فارسی سیکھی۔ اردو ماحول نے اور انگریزی حالات نے پڑھا دی۔ تحریکِ پاکستان میں بحیثیت ایک طالب علم بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد فوج میں کمیشن لیا

اور میجر تھے جب مُدّت ملازمت پوری ہو گئی۔

شعر و سُخن سے ایک عرصے سے تعلُّق ہے۔ آپ کا شعری مجمُوعہ "ریگِ رواں" شائع ہو چکا ہے۔ کبھی کبھار ذائقہ تبدیل کرنے کے لیئے نثر کا لطف بھی اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن شاید یہ صرف یادوں کی بازگشت یا مضامین ہی تک محدود ہے۔

باغِ دعا کے سارے شجر بھی اُسی کے ہیں
ان پر قبولیت کے ثمر بھی اسی کے ہیں
وہ رہنما بھی، راہ بھی، منزل بھی، موڑ بھی
سارے چراغِ راہ گزر بھی اسی کے ہیں
وہ ناخدا بھی، بحر بھی، کشتی بھی، موج بھی
سارے صدف اسی کے، گہر بھی اسی کے ہیں
[illegible] انعکاسِ نُور بھی، تجسیمِ نُور بھی
سب آئنے بھی، آئنہ گر بھی اسی کے ہیں
ساری تجلّیات کا مرکز اسی کی ذات
مہتابِ شام و مہرِ سحر بھی اسی کے ہیں
یہ راز مجھ پہ چشمِ فلک نے کیا عیاں
جلوے اِدھر بھی اور اُدھر بھی اسی کے ہیں
اُمّی لقب بھی سارا زمانہ کہے اسے
سب اہلِ علم دست نگر بھی اسی کے ہیں
اس کے لیے بچھے ہوئے کانٹوں کو کیا خبر

گُل بھی اسی کے اور ثمر بھی اسی کے ہیں
ہے فرشِ خاک پر بھی وہی بوریا نشیں
اور عرش پر نشانِ سفر بھی اسی کے ہیں
غنچوں کے لب پہ اسمِ گرامی اسی کا ہے
سب طائرانِ زمزمہ گر بھی اسی کے ہیں
موجِ ہوائے خُلد کی صُورت ہے اس کی یاد
وا ہو گئے جو دل میں، وہ در بھی اسی کے ہیں
وہ مثلِ موجِ خوں مری رگ رگ میں بھی رواں
مژگاں پہ تابدار گُہر بھی اسی کے ہیں
جبریلؑ کو بھی اُس کی غلامی پہ ناز ہے
صادِقؔ سے کتنے خاک بسر بھی اسی کے [illegible]

(میجر عبدالحمید) حمید یوؔرش

عبدالحمید یوؔرش عوامی اور حمید یوؔرش کے قلمی ناموں سے لکھنے والی شخصیت کا اصل نام عبدالحمید ہے۔ سیالکوٹ کے ایک تاریخی قصبے ظفروال میں ۲۸ مئی ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ مقامی ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کر کے ریلوے میں ملازم ہو گئے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ۱۹۴۸ء میں فوج میں سپاہی بھرتی ہو گئے۔ ۴ سال سپاہی کے عہدے پر گزارنے کے بعد کمیشن کے لیے منتخب ہو کر پی ایم اے کاکول چلے گئے جہاں سے ۱۳ مارچ ۱۹۵۴ء کو سیکنڈ لیفٹیننٹ کے عہدے پر شعبۂ مواصلات میں کمیشن پایا۔ مجموعۂ کلام "جوئے تشنۂ تلاطُم" میں

ان کی تعلیم بی ایس سی الیکٹرونکس لکھی ہوئی ہے۔

انھوں نے ۱۹۷۴ء میں ریٹائرمنٹ لے کر راولپنڈی میں رہائش اختیار کی اور یہیں ۱۹۸۹ء میں وفات پائی۔

زمیں والوں کی خاطر آسماں کے ترجماں تم ہو
غرض اک رابطہ بینِ مکان و لامکاں تم ہو
بشر جکڑا تھا زنجیرِ رسُوماتِ جہالت میں
گری پل بھر میں کٹ کر جس سے، وہ ضربِ گراں تم ہو

(میجر) سَیّد نُورالحسن رِضوی

میجر سیّد نور الحسن رضوی ۱۸ جنوری ۱۹۳۰ء کو پیدا ہُوئے۔ سائنس کی تعلیم حاصل کی اور فوج میں آ گئے۔ ۲۶ اگست ۱۹۵۰ء میں الیکٹریکل اینڈ مکینکل انجینئرنگ میں [illegible] ملا۔ انھوں نے دونوں پاک بھارت جنگوں میں حصہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں میجر تھے لیکن اس کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی۔ ۲۷ نومبر ۱۹۷۱ء کو انھیں دوبارہ بلایا گیا اور جنگ کے ختم ہوتے ہی انھیں سبکدوش کر دیا گیا۔

اپنی سوچ اور خیالات کا اظہار اکثر شعروں میں کرتے رہتے تھے لیکن کسی سے شعری رموز سیکھے نہیں۔ مجمُوعۂ کلام "عکسِ نُور" شائع ہو چکا ہے۔ میرے خیال میں اب گوشہ نشیں ہو چکے ہیں۔

مظہرِ رحمت تمام ﷺ آیا
ساتھ اللہ کا کلام آیا
گونج اُٹھی سلام کی جنّت

جب محمد ﷺ کا لب پہ نام آیا
عام انسان ہو نہیں سکتا
جس کو اللہ کا سلام آیا
عبد و معبود کی حدیں سمٹیں
قَابَ قَوسَین کا مقام آیا

(میجر غضنفر عبّاس) قیصؔر فاروقی

غضنفر عبّاس نام اور قیصؔر فاروقی قلمی حوالہ ہے۔ ضلع جھنگ میں ۱۲ مئی ۱۹۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ انگریزی ادبیات میں گارڈن کالج راولپنڈی سے ایم اے کیا اور پھر فوج میں آ گئے۔ مختصر ابتدائی تربیت کے بعد ۱۶ اپریل ۱۹۷۲ء کو پاکستان ملٹری اکیڈمی سے آرمی ایجوکیشن کور میں کمیشن حاصل کیا۔

قیصؔر فاروقی نظم اور نثر دونوں میں طبع آزمائی کرتے [illegible] میر [illegible] پین کی سرحد پر" ان کی حُبُّ الوطنی سے پر ایک عمدہ تخلیق ہے۔ نظم میں حمد اور نعت تواتُر سے اور خوبصورت پیرائے میں کہتے ہیں۔ پیر مہر علی شاہؒ آف گولڑہ شریف کے خانوادے سے خاص ارادت و عقیدت کو حمد و نعت سے متعلق ربط کا حوالہ گردانتے ہیں۔

اے سرورِ دیں ﷺ واقفِ اَسرارِ الٰہی
ہیں کون و مکاں تیری جلالت کی گواہی
آفاق کی رفعت پہ اُڑے تیرا پھُریرا
پڑھتے ہیں فرشتے بھی سدا صَلِّ عَلٰی ہی

ہیں ارض و سما تیری تجلّی سے منور
اے نُورِ مُبیں، نیّرِ انوارِ الٰہی ﷺ
ہے حِفظِ حرم میرے لیے باعثِ اعزاز
ہُوں فوجِ محمد ﷺ کا اک ادنیٰ سا سپاہی
ہر آن مچلتی ہے دلِ زار میں حسرت
بن جاؤں پھر اک بار مدینے کا میں راہی
سُلطانئ عالم کا طلبگار نہیں ہُوں
مَیں ہُوں شہِ طیبہ ﷺ کے غلاموں کا گدا ہی

جلوہ فرما ہر طرف ہے خُوشِ نُمائی آپ ﷺ کی
[illegible] ہے آقا ﷺ جلوہ زائی آپ کی
[illegible]ہِ عالم پر ہے روشن خوش لقائی آپ ﷺ کی
صُورتِ تصویر ہے شیدا خدائی آپ ﷺ کی
بھا گئی اللہ کو یُوں خوش ادائی آپ ﷺ کی
اپنے آئینے میں خود صُورت بنائی آپ ﷺ کی
اک نگاہِ ناز میں پنہاں کئی کونین ہیں
فرش سے تا عرش ہے فرماں روائی آپ ﷺ کی
دل فریبی، دلکشی اور دلنوازی آپ ﷺ کی
ذرّے ذرّے سے عیاں ہے دلربائی آپ ﷺ کی
اللہ اللہ کیا مقامِ سرورِ کونین ﷺ ہے

آپ ہیں اللہ کے، ساری خدائی آپ ﷺ کی
حُسنِ یُوسُفؑ میں تجلّیٰ آپ ﷺ کے پَرتَو کی ہے
ابنِ مریمؑ ہیں لیے مُعجز نمائی آپ ﷺ کی
سَیّدُ الکونین سلطانِ زمن صَلِّ عَلیٰ
قبضۂ قدرت پہ ہے بے شک رسائی آپ ﷺ کی
مٹ گئے رنج و مِحَن، ہر غم کا درماں ہو گیا
جب کسی نے صدقِ دل سے نعت گائی آپ ﷺ کی

(میجر ارباب محمد یُوسُف) یُوسُف رجَاؔ چشتی

اصل نام ارباب محمد یُوسُف اور قلمی نام یوسف رجَاؔ چشتی ہے۔ آپ ۶ ستمبر ۱۹۲۸ء کو بدھائی (پشاور) میں پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی درسا" پڑھی اور عربی، بنگلہ شوقیہ۔ قرآنِ کریم، حدیث و فقہ کا مطالعہ کیا اور اپنی عمر [illegible] اس اخذِ تقدّس میں صَرف کیے۔ پشاور سے ایف اے کرنے کے بعد فوج میں آ گئے۔ اور ۲۷ سال خدمات کی بجا آوری کے بعد ریٹائر ہوئے۔ فارسی، ہندکو، اردو اور پشتو میں شعر کہتے ہیں۔ جنگ کے دوران ان کا کافی کلام ضائع ہو گیا تھا، جو بچ گیا تھا اسے "آنکھوں کی زبان" کے نام سے ترتیب دیا۔

جب نام لوں تو ذہن ہو منبعِ سُرور کا
یہ نسبتِ لطیف، کرم ہے حضور ﷺ کا
سائے سے کیسے بنتی کوئی آپ ﷺ کی مثال
ممکن ہُوا ہے سایہ کہیں مَوجِ نُور کا؟

دشمن اگر ہے سارا جہاں تو بھی غم نہیں
ناقابلِ شکست ہے بندہ حضور ﷺ کا
اللہ اور ملائکہ اُن پر پڑھیں درود
میرا بس ایک فن ہے، بھروں دم حضور ﷺ کا
بے کیف و جذب ہیں مرے الفاظ یا نبی ﷺ
بس ہے رجَاؔ کو، لُطف اگر ہو حضُور ﷺ کا

(میجر) نجم نوازخان

اپریل ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ ایم اے ہسٹری اور ایم اے پولیٹیکل سائنس پاس کرنے کے بعد ۱۹۷۰ء میں ایس ڈی کالج فیصل آباد میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۹ء تک یہاں خدمات سرانجام دیں اور پھر استعفیٰ دے کر فوج جوائن کر لی۔ [illegible] کے بعد ۳۰ جون ۱۹۸۰ء کو آرمی ایجوکیشن کور میں کمیشن حاصل کیا اور پاکستان ملٹری اکیڈمی میں متعین ہوئے جہاں ۱۹۸۳ء تک بطور انسٹرکٹر فرائض ادا کیے۔ پھر مختلف عہدوں پر کام کیا۔ جونیئر کیڈٹ اکیڈمی میں بھی رہے۔ آرمڈ فورسز سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے سیکرٹری بھی رہے۔ ابھی تک عسکری خدمات بجالا رہے ہیں۔

آرزو ہے، مدینے کی گلیاں ملیں
موت آئے تو سب لوگ ہی یہ کہیں
جا رہا ہے محمد ﷺ کا ادنیٰ غلام

میرے آقا محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

جان جاتی ہے جائے، نہیں کوئی غم
دُور ہو جائیں مولا ﷺ مرے رنج و غم
تیرے قدموں میں ہو جائے اپنا قیام
میرے آقا محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

(میجر) محمد اسلم سیالوی

اسلم سیالوی کے قلمی نام سے شاعری کی دنیا میں متعارف ہوئے۔ نویں جماعت میں پڑھتے تھے تو پہلی نعت موزوں ہُوئی۔

محمد اسلم خان ولد حافظ شرف الدین سیالوی یکم جنوری ۱۹۵۸ء کو سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ بی اے تک تعلیم دارالعلوم [illegible] میں عربی و فارسی ادب کے امتزاج کے ساتھ حاصل کی۔ [illegible] عربی زبان و ادب پنجابی یونیورسٹی لاہور سے کیا۔ جدید عربی زبان کورس، نیشنل انسٹیٹیوٹ برائے السنہ جدیدہ اسلام آباد سے کیا۔ ایڈوانس عربیک کورس، امریکن یونیورسٹی قاہرہ (مصر) سے کیا۔

جناب اسلم سیالوی نے ۱۹۸۰ء میں آرمی ایجوکیشن کور میں کمیشن حاصل کیا۔ آپ کے نثری اور منظوم فن پارے ملک کے صفِ اول کے رسائل اور جرائد میں چھپتے رہتے ہیں۔ نظم میں آپ کی پہچان نعت گوئی ہے۔

خوشا خاکِ طیبہ پہ اپنی جبیں ہے
نظر میں مکاں ہے تو دل میں مکیں ﷺ ہے

دو عالم ہیں خاتم، مدینہ نگیں ہے
بلند قصرِ جنّت سے یہ سرزمیں ہے
اگر خاکِ ارضی پہ جنّت کہیں ہے
یہی بالیقیں ہے، یہی بالیقیں ہے
نگاہوں میں مینار و گنبد بسے ہیں
یہ منظر سہانا بہار آفریں ہے
وہ چوکھٹ وہ جالی وہ محراب و منبر
وہ صُفّہ کہ صد رشکِ عرشِ بریں ہے
یہ صدّیقِ اکبرؓ وہ فاروقِ اعظمؓ
دوامی رفاقت بھی کتنی حسیں ہے
[illegible] حلقے میں نُورِ نبُوّت ﷺ
نجُومِ ہدایت میں ماہِ مبیں ہے
زمیں سے فلک تک قلمرو نبی ﷺ کی
سبھی شرق و غرب اُن کے زیر نگیں ہے
الٰہی مکرّر عطا کر زیارت
یہی ایک نعمت نجات آفریں ہے
ہُوا جب سے اسلمؔ مشرّف کرم سے
نگہ میں کوئی شے جچی ہی نہیں ہے

تھا کون اور کہاں تھا خیرُ الورٰی ﷺ سے پہلے

اک رازِ کُن فکاں تھا خیرُ الوریٰ ﷺ سے پہلے
سربستہ سربسر تھے فطرت کے سب خزینے
خالق بھی خود نہاں تھا خیر الوریٰ ﷺ سے پہلے

مسموم و پُرشرر تھا بعثت سے پہلے عالم
ہر سُو دُھواں دُھواں تھا خیرُ الوریٰ ﷺ سے پہلے

نجمُ الہدیٰ ﷺ نے رستہ دکھلایا گمرہوں کو
گُم گشتہ کارواں تھا خیر الوریٰ ﷺ سے پہلے

شمسُ الضحیٰ ﷺ کے دم سے ہر سُو ہے نُور، ورنہ
ظلمت کا سائباں تھا خیر الوریٰ ﷺ سے پہلے

اسلم عطا ہے اُن کی، شعر و سُخن کی دولت
میں کس کا نغمہ خواں تھا خیر الوریٰ ﷺ سے پہلے

(میجر) محمد یعقوب خان

ماہِ طیبہ ﷺ اور طیبہ کے ستاروں کو سلام
روضۂ پُرنور کے پیارے نظاروں کو سلام

منتظر جن کے لیے ہے باغِ جنّت کی کلی
باغِ طیبہ کی فضاؤں، اُن بہاروں کو سلام

جس جگہ تھے آپ ﷺ کے صدّیقِ اکبرؓ ہم سفر
ہوں ہزاروں ان پہاڑوں اور غاروں کو سلام

آپ ﷺ کے اصحابؓ سب اور آپ کی سب آلؓ پر

حضرت حسنینؓ اور سب رشتہ داروںؓ کو سلام

(میجر) سید حامد حسین نقوی

مَیں اور لکھوں مدحتِ سرکارِ محمد ﷺ
ہے حق پہ عیاں عظمتِ سرکارِ محمد ﷺ

ہے اُلفتِ حق اُلفتِ سرکارِ محمد ﷺ
ہے طاعتِ حق طاعتِ سرکارِ محمد ﷺ

ہر ذرّے میں ہے آپ ﷺ کی تنویر کا پَرتَو
ہر پھُول میں ہے نگہتِ سرکارِ محمد ﷺ

معراج کا پایا ہے شرف آپ ﷺ نے تنہا
کیا اوج ہے، کیا رفعتِ سرکارِ محمد ﷺ

مومن [illegible] خواں ہیں، فرشتے بھی ثناگر
خود حق نے بھی کی مدحتِ سرکارِ محمد ﷺ

اُس قادر و قیّوم کے احسان سے حامد
کیا مجھ کو ملی دولتِ سرکارِ محمد ﷺ

(میجر) نذیر احمد ظفر

مجھ کو شبِ الم میں نہ جب کچھ سُجھائی دے
رونے لگوں تو آپ ﷺ کی صُورت دکھائی دے

سُوئے حجاز رُو کے نظر کر، نہ ہو ملول
مجھ غمزدہ کو دل مرا ہر دم دُہائی دے

یا رب عطا ہو جلوۂ نورِ نظر مجھے
یا رب مجھے سلیقۂ اذنِ گدائی دے
ہم کو عطا ہو مولا غلامی حضور ﷺ کی
ہم کب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کو خدائی دے

(میجر) جاوید اختر ملک

جن سے گزرے کبھی محبوب ﷺ ہمارے ہوں گے
اُنھی گلیوں میں تو جنّت کے نظارے ہوں گے
اپنے ایمان کی تکمیل نہ ہو پائے گی
جب تلک وہ نہ ہمیں جان سے پیارے ہوں گے
ان ﷺ کے انوار میں پرواز تو کر کے دیکھو
پاؤں کی دھول پہ گردوں کے ستارے ہوں گے
ان ﷺ کے دیدار کی حسرت لیے دل میں جاوید
دیکھنا ہم کبھی کوثر کے کنارے ہوں گے

(میجر) نور خان

میسّر ہو یا رب فضائے مدینہ
بہار آفریں ہے ہوائے مدینہ
شہنشاہ کی کچھ حقیقت نہیں ہے
وقار آشنا ہے گدائے مدینہ
وہیں ختم ہو زندگی کی مسافت

نظر جس گھڑی مجھ کو آئے مدینہ
زیارت ہوئی اور دل جاگ اٹھا
نگاہوں کے دامن پہ لائے مدینہ
وطن میں نہ ہو روح بے تاب کیونکر
کہ سر میں سمائی ہوائے مدینہ
اُسی کا مقدّر ہے یاور جہاں میں
جسے بھی مقدّر دکھائے مدینہ
مدینے کی حسرت میں ہم مضطرب ہیں
مدینہ دکھا اے خُدائے مدینہ

(میجر) محمد صادق راہی

زندگانی [illegible] ﷺ پر قربان ہے
آپ ﷺ کے دم سے ہماری آن ہے
اس قدر قابل کہاں تھا میں حضور ﷺ
آپ ﷺ کی رحمت کا یہ احسان ہے
آخری پیغمبرِ دوراں ہیں آپ ﷺ
سب سے اونچی آپ ﷺ ہی کی شان ہے
گر مدینے آپ ﷺ بلوا لیں مجھے
آپ ﷺ کا مجھ پر بڑا احسان ہے

(لیفٹیننٹ کمانڈر) مختار احمد غازی

اصل نام مختار احمد ہے اور غازؔی تخلّص کرتے ہیں۔ والد کا نام ملک صاحب خان ہے۔ مختار احمد غازؔی ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں کوٹ ناجہ میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں بھاگٹانوالہ کی ادبی زرخیزی سے فیض یاب ہے۔

جنابِ غازؔی نظم اور نثر دونوں ذرائع کو اظہارِ خیال کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نثر میں آپ کی کتاب "نور جبیناں" اسلامی شعائر پر ایک عمدہ تحریر ہے۔ نظم میں آپ نعت سے سکون حاصل کرتے ہیں اور وطن کے ترانے رقم کر کے دل کی تسکین کا سامان بہم کرتے ہیں۔

ہُوا باغِ دل جس سے رشکِ ارم
وہ ہے یاد تیری خدا کی قسم
مجھے زندگی تیرے صدقے ملی
ہے فیضان تیرا وجود [illegible]
ہے غازؔی کے دل میں یہی آرزو
بلائیں جو سرکار ﷺ، چُوموں قدم

(لیفٹیننٹ کمانڈر) حافظ محمد مستقیم

نعتیہ شاعری کے حوالے سے ایک بڑا نام حافظ محمد مستقیم کا ہے۔ میری معلومات کے مطابق یہ پاکستان بحریہ میں لیفٹیننٹ کمانڈر کے عہدے پر فائز ہیں۔ درسِ نظامی سے فارغ التحصیل اور ایم اے سیاسیات ہیں۔ ان کی طبیعت کراچی کے ماحول سے نہیں بلکہ گھر کے درویشانہ اور علمی ماحول سے تصوّف کی طرف مائل ہوئی۔ ان کے والد صُوفی عبدالغفور حقیقتاً ایک صُوفی منش بُزرگ ہیں جو

اکبر آباد سے ہجرت کر کے کراچی میں آکر آباد ہُوئے اور یہیں ناظم آباد میں ۲۸ اگست ۱۹۵۷ء کو حافظ محمد مستقیم نے آنکھ کھولی۔ حافظ محمد مستقیم شاہ انصار اللہ آبادی سے بیعت ہیں اور انھی کے روحانی فیض سے مائل بہ نعت گوئی ہیں۔ شعری رموز بشیر احمد واصؔل دہلوی مرحوم سے سیکھے۔ نعتیہ مجموعہ ہائے کلام "معراجِ سخن" اور "تاجِ سخن" شائع ہو چکے ہیں۔

ہر اک ذرّہ نہ کیوں چمکے متاعِ دو جہاں ہو کر
کوئی تشریف لایا ہے خدا کا ترجماں ہو کر
ہر اک غنچہ برنگِ گُل ادب سے مسکراتا ہے
چمن میں کون آ پہنچا بہاروں کی زباں ہو کر
کسی دن تو کرم ہو گا ہوائے کُوئے طیبہ کا
کبھی تو حاضری ہو گی غبارِ کارواں ہو کر
[illegible]

جو گزرتی ہے میرے دل پہ، سُناؤں کیسے
یا رسولِ عربی ﷺ آپ تک آؤں کیسے
آپ ﷺ کے جلووں کی ہر سمت فراوانی ہے
اپنی آنکھوں سے حجابات اُٹھاؤں کیسے
نور و نکہت ہے کہیں، بارشِ رحمت ہے کہیں
جو تصوّر میں مناظر ہیں، وہ پاؤں کیسے
لفظ ممکن نہیں، سرکار ﷺ سمجھ لیں خود ہی
حسرتِ دل کو زباں سے مَیں بتاؤں کیسے

شوق کہتا ہے مگر آپ ﷺ کے شایاں تو نہیں
آپ ﷺ کی راہ میں آنکھوں کو بچھاؤں کیسے
میرے آقا ﷺ مری آنکھوں کو عطا ہوں تارے
ظلمتِ شب میں کوئی شمع جلاؤں کیسے

(لیفٹیننٹ کمانڈر) خضرؔ اقبال

آپ ﷺ کو جب حق تعالیٰ نے رسالت بخش دی
آپ ﷺ نے اُٹھ کر زمانے کو ہدایت بخش دی
آپ ﷺ نے رُوٹھے ہوئے انساں کیے شیر و شکر
آپ ﷺ نے اُن کو محبّت اور اُخُوّت بخش دی
جو بُرائی میں پھنسے تھے لوگ سر تا سر، انھیں
آپ ﷺ نے اخلاق کی انمول دولت بخش دی
پُوجا کرتے تھے بُتوں کی جو جہالت کے سبب
آپ ﷺ نے توحید کی ان کو صداقت بخش دی

(سکواڈرن لیڈر کنور ارشاد احمد) کنور نسیمؔ

آپ کا نام کنور ارشاد احمد اور والد کا نام راؤ خورشید علی خان ہے۔ یکم جون ۱۹۳۹ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علی گڑھ میں شروع کی، ۱۹۴۷ء میں والدین کے ہمراہ پاکستان آ گئے۔ اور مظفر گڑھ میں رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر ایمرسن کالج ملتان سے بی اے کیا۔ ۱۹۶۰ء میں پاک فضائیہ میں کمیشن پایا اور بعد میں ایم اے (اردو) اور پھر ایل ایل

بی کی ڈگری لی۔ یکم جون ۱۹۹۰ء کو سکواڈرن لیڈر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔
"زنجیرِ حنا" مجموعۂ کلام ہے۔

مرا دل، مری جان، ذاتِ محمد ﷺ
مرا دین و ایمان ذاتِ محمد ﷺ
ہے الہام و وجدان ذاتِ محمد ﷺ
ہے تفسیرِ قرآن ذاتِ محمد ﷺ
اک انساں کو گھڑیوں میں معراج بخشی
خدا کی ہے پہچان ذاتِ محمد ﷺ
گُلِ لَمْ یَزَل کی مہک چار سُو ہے
مہکتا گلستان ذاتِ محمد ﷺ
[illegible] جگر ڈھونڈنے والو، سُن لو
غموں [illegible] درمان ذاتِ محمد ﷺ
اُنھی کے وسیلے سے جانا خدا کو
خدا کی ہے بُرہان ذاتِ محمد ﷺ
نسیمؔ اس قدر کیوں پریشان ہو تم
کہ ہے جب نگہبان ذاتِ محمد ﷺ

(سکواڈرن لیڈر) نوید شبلیؔ

جمالِ فن کی کسی ان کہی مثال میں ہے
وہ روشنی کہ جو صدیوں کے ماہ و سال میں ہے

یہ کیا سُرور سا رقصاں ہے کہکشاؤں میں
یہ کون آیا ہے، آفاق کس خیال میں ہے
ابھی تو سارے نظارے نظر میں تازہ ہیں
اگرچہ جسم ہر اک پل نئے زوال میں ہے
یہ کیوں علاقۂ دل میں گلاب پھیل گئے
یہ کیا سوال مرے کاسۂ سوال میں ہے
یہ کس کی یاد چلی قافلے کے ساتھ نوید
یہ کیسی روشنی منزل کے خدّ و خال میں ہے

(کیپٹن) عبدالخالق بھٹّی

عبدالخالق بھٹّی ۱۰ جنوری ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ جہلم کی سرزمین ان کی جنم بھُومی ہے۔ آباوٴ اجداد کشمیر سے ہجرت کرکے یہاں آکر آبا[illegible]ے۔ اسلامیہ ہائی سکول جہلم سے تعلیم حاصل کی اور دوسری جنگ کی تیاریاں ہو رہی تھیں تو فوج میں بھرتی ہو گئے۔ مُلکوں مُلکوں گھومے۔ مصر و شام سے واپس لوٹے تو جُونیئر کمیشنڈ افسر تھے۔ انھیں ڈیرہ دون اکادمی کے لیے منتخب کر لیا گیا اور پھر وہیں سے کمیشن پاکر فیروزپور میں متعیّن ہوئے۔ جلد ہی برِّصغیر میں آزادی کا سُورج طلوع ہوا اور یہ پاکستان آرمی میں آگئے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ریٹائرمنٹ لے کر پہلے ہومیوپیتھک مطب کھولا اور پھر لندن کو مستقل مسکن بناکر وہاں آباد ہو گئے۔

فقیری میں شہنشاہی کا مظہر
بشر، پاپوش بھی ہیں جس کے اطہر

حقیقت زُمرۂ لَایَحْزَنُوْن کی
وہ بخشش لَا اِلٰہ کے اک فسوں کی
ہے سیرت اس ﷺ کی ملت کی ضرورت
ہے صورت اس ﷺ کی سب سے خوبصُورت
خدا نے عرش پر اس کو بلایا
رُخِ زیبا اسے اپنا دکھایا
سکھائے عقل کو اَسرار اس ﷺ نے
کیا ہے عشق جوہر دار اس ﷺ نے
وہ ساقی کوثر و تسنیم کا ہے
خدا کے بعد وہ ﷺ سب سے بڑا ہے

(کیپٹن) منظور حسین

کھیلوں سے شغف رکھنے والے، وسیم راجہ اور رمیض راجہ کے ناموں سے ضرور واقف ہوں گے۔ ان کے دادا جناب منظُور حسن پہلوانوں کی سرزمین گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے فوج میں کئی برس گزارنے کے بعد گوجرانوالہ ہی میں سکونت اختیار کی۔ چیئرمین بلدیہ بھی منتخب ہوئے اور شعرو ادب میں اپنا ایک مقام حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۴ء میں اس جہانِ رنگ و بُو سے عدم کو سدھارے۔

انھیں حرمِ نبوی ﷺ کی زیارت کی ہمیشہ تمنّا رہی۔ کئی سال تک لگاتار حج کے لیے درخواست دیتے رہے لیکن یہ کہہ کر صبر کر لیتے کہ۔

اس سال بھی قرعہ نہ میرے نام کا نکلا

اور جب قرعہ نکلا تو آپ بستر مرگ پر تھے۔ لہٰذا اس آرزو کو سینے سے لگائے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

وہ ﷺ مزدوروں غریبوں کا سہارا بن کے آیا تھا

سلامِ بے شمار اس رحمتہً للعالمیں ﷺ پر ہو

مُحمد سَیّدُ الکونین وَالثّقلین ﷺ شان اس کی

خوشا وہ قوم جس کو حق کے بخشا ایسا رہبر ہو

نہ تھا اس کے قدِ دل جُو کا سایہ، قول حق یہ ہے

سراپا نور ہو جو جسم، سایہ اس کا کیونکر ہو

کوئی ایسا تو دکھلائے ہمیں حامی غریبوں کا

شکم پر بھوک کی شدت میں باندھا جس [illegible] پتّھر

یاد تیرے لبِ لعلیں کی مکیں ہے دل میں

اب کوئی اور تمنّا ہی نہیں ہے دل میں

کیا تجلّی گہِ انوارِ دو عالم نہ بنے

جبکہ اک ماہ وش و مہر جبیں ہے دل میں

لعل بنتا جو ترے عشق میں آنسو گرتا

پی لیا ہے تو بنا دُرِّ ثمیں ہے دل میں

تیرے عاشق ہی زمانے میں رہیں گے ممتاز

جُرأت و حوصلہ و عزم و یقیں ہے دل میں

میں سیہ کار سہی، بخت ہے روشن لیکن

تیری الفت کا اگر نُورِ مبیں ہے دل میں

کیوں مجھے مُہرِ سلیماں کی ہَوس ہو منظور

جب ترے عشق کا تابندہ نگیں ہے دل میں

(کیپٹن عطا رسُول) شاکَر کنڈان

عطا رسول نام ہے۔ شاکر کنڈان کے قلمی حوالے سے ادبی حلقوں میں پہچان بن گئی ہے۔ ۲۰ جون ۱۹۵۱ء کو موضع کنڈان میں حاجی محمد حسین کے ہاں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی اور پھر جوہر آباد کے جوہر میموریل ہائی سکول سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۱ء میں فوج میں بھرتی ہو گیا۔ تعلیمی [illegible] اور پروفیشنل کورسز جاری رکھے۔ ۱۹۸۹ء میں آفیسرز ٹریننگ سکول سے فوج میں [illegible] ہو گیا۔ ایم اے تک تعلیم حاصل کر لی ہے۔ مزید حصولِ علم کے لیے کوشاں ہُوں۔ کئی کتب شائع ہو چکی ہیں اور درجنوں زیرِ طبع و ترتیب ہیں۔ "اردو ادب اور عساکرِ پاکستان" (دو جلدیں) سے ادبی حلقوں میں بہت زیادہ متعارف ہُوا۔

آپ ﷺ سے پہلے کوئی ملجا و ماویٰ ہی نہ تھا

آپ ﷺ کے آنے سے دُنیاؤں نے رحمت پائی

دیکھ کر آپ ﷺ کو فاران پہ ہم نے بخدا

سچ کے بے ساختہ اظہار کی جُرأت پائی

کتنے ہی آئے نبی اور پیمبرؑ جگ میں

سب پہ لیکن مرے آقا ﷺ نے فضیلت پائی

آپ ﷺ لاریب ہیں لَوۡلَاکَ لَمَا کے صاحب

آپ ﷺ کے صدقے غلاموں نے ہے رفعت پائی

اپنے خالق کو زمانے نے بُھلا رکھا تھا

آپ ﷺ نے یاد دلایا تو حقیقت پائی

آپ ﷺ کے اُمّتی ہونے کے سبب سے آقا ﷺ

ہم گنہگاروں نے محشر میں شفاعت پائی

اس سے پہلے کوئی شاکرؔ کو کہاں جانتا تھا

آپ ﷺ کی نعت جو لکّھی تو یہ شہرت پائی

میں نے سینے میں جو معصوم سا دل پایا ہے

آپ کی یاد نے آقا ﷺ اسے مہکایا ہے

کیوں نہ غم ہائے زمانہ مرے سائے سے ڈریں

مُجھ پہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا گھنا سایہ ہے

جو مرے نام کا حصّہ ہے، عطاؔ ہُوں جس کی

میرا ہر سانس اسی نام کا سرمایہ ہے

پھر سے اک بار مُجھے در کا بُلاوا آئے

اسی حسرت نے مری سوچ کو برمایا ہے

دولت و عزّت و ثروت، مرا سب کچھ شاکرؔ

آپ ﷺ کی رحمت و شفقت کے سبب آیا ہے

(کیپٹن) خالد عمران افضَل خالدی

خالد عمران افضَل نام ہے۔ والد کا نام فضل حق افضَل ہے۔ پہلے ڈاکٹر خالد عمران کے نام سے لکھا کرتے تھے لیکن اب خالد عمران خالدی کے نام سے لکھنا شروع کر دیا ہے۔

۱۹ نومبر ۱۹۷۰ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ کیڈٹ کالج حسن ابدال سے ایف ایس سی کرنے کے بعد آرمی میڈیکل کالج میں داخلہ لے لیا اور پھر ڈاکٹر کے سابقے اور ایم بی بی ایس کے لاحقے کے ساتھ فوج میں آ گئے۔ بلکہ ۱۱ جنوری ۱۹۹۵ء سے آپ کو کپتان کہا جانے لگا۔

خالد عمران نثر اور نظم دونوں میں لکھتے ہیں۔ کبھی کبھار پابند شاعری بھی [illegible] لیکن نعت آج تک قافیہ ردیف کی پابندی میں کبھی نہیں کہی۔

نمونۂ [illegible] ہے

کیسا عطّار ﷺ بٹھا رکھا ہے یا رب تو نے

---وادئ بطحا میں

جس کی خوشبو سے معطّر ہیں زمیں، چاند، ستارے اور گُل---

جس کے انوار کا پرتَو ہے چمکتا سُورج

جس کے افکار میں پنہاں ہیں عجب بحرِ عظیم

ان خرد مندوں کو یا رب کہ جنھیں---

تو نے پہچان کرا دی تھی شہِ طیبہ ﷺ کی

ان کی نظروں میں جچے پھر نہ کبھی

گر چھلکتے بھی ہوں --- اغیار کے رنگ!

تیری سرکار میں ہے تقصیر مگر ڈر ڈر کے

خالدؔی پھر بھی کرے وا ہے لبوں کو اپنے

"دیپ نظروں کے مِرے بجھنے سے پہلے یا رب

مجھ کو اک بار ---

مِرے آقا ﷺ کے شہرِ پاک کے درشن دے دے!"

(کیپٹن) شاہدؔ کوثری

وحی کے نور سے ہو کر وہ جس دم مُستنیر آیا

ثنا خواں تھے فرشتے، حاملِ خیرِ کثیر آیا

دلوں کی کھیتیوں کو کھا گئی تھی کُفر کی آندھی

خزاں دیدہ چمن پہ بن کے وہ ﷺ [illegible] آیا

مٹایا جس نے استبداد کی فرمانروائی کو

لباسِ فقر میں وہ صاحبِ تاج و سریر آیا

کہا خیرُ الاُمم اللہ نے خود جس کی اُمّت کو

وہ ختم المرسلیں ﷺ، وہ بے عدیل و بے نظیر آیا

تصوّر میں اسے دیکھا جو میں نے دل کی آنکھوں سے

وہ جانِ آرزو مجھ کو نظر زیبِ حصیر آیا

چھٹیں تاریکیاں، احبار و رہباں کا فسوں ٹوٹا

بھر سُو نُور پھیلاتا ہُوا بدرِ مُنیر آیا

غلاموں کو سکھایا جس نے اُسلوبِ جہاں بانی

یتیموں کا وہ ملجا، بے کسوں کا دستگیر آیا

(کیپٹن) مُحمد ظفراللہ ظفؔر

بڑی آرزو ہے، مدینے کو جاؤں

مدینے کی مٹّی کا سُرمہ لگاؤں

وہ شاہِ مدینہ ﷺ وہ طیَبہ کے والی

بُلائیں تو میں سر کے بل چل کے جاؤں

وہاں، جس جگہ تیرے پاؤں پڑے ہیں

میں جا کے وہیں اپنی پلکیں بچھاؤں

[illegible] منوّر مِرے گوشۂ دل کو کر دے

[illegible] تیرہ شبوں میں سدا جگمگاؤں

دعا ہے ظفر کی اے جانِ گرامی

مدینے پہنچ کر میں واپس نہ آؤں

(کیپٹن) خالدؔ محمود

جو مِل جائے طیَبہ میں گھر اللہ اللہ

وہیں زندگی ہو بسر اللہ اللہ

بصارت سے محروم کو دی بصارت

تیری خاکِ پا کا اثر اللہ اللہ

ہر اک گام پر رحمتیں جلوہ گر ہیں

دیارِ نبی ﷺ کا سفر اللہ اللہ
پڑی تھیں کبھی جن پہ آقا ﷺ کی نظریں
حرم کے وہ دیوار و در اللہ اللہ
ہیں آٹھوں پہر قدسیوں کے بسیرے
مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ
ثنا خوان خالدؔ کو اپنا بنایا
کرم ان کا ہے کس قدر اللہ اللہ

(کیپٹن) محمد عارفؔ

زندگی ہے بندگی ہے جذبۂ عشقِ رسول ﷺ
علم و عرفاں، آگہی ہے جذبۂ عشقِ رسول ﷺ
ابرِ رحمت بن کے آئے تھے [illegible]م کے لیے
تا ابد اک روشنی ہے جذبۂ عشقِ رسول ﷺ
نوعِ انساں سے محبّت کا سبق ہم کو دیا
دشمنوں سے دوستی ہے جذبۂ عشقِ رسول ﷺ

(فلائٹ لیفٹیننٹ) سراج الدّین ظفرؔ

سراج الدین ظفر ۲۵ مارچ ۱۹۱۲ء کو انجینئر عبدالقادر کے ہاں جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ بیگم عبدالقادر ادیبہ اپنے دور کی ایک معروف افسانہ نگار تھیں۔ والد بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ اور ظفر نے والدہ کے زیرِ سایہ تربیت حاصل کی۔ جس نے ان کے اندر ایک شاعر اور افسانہ نگار پیدا کیا۔ بی اے کے

بعد شوقیہ جہاز اڑانا سیکھا۔ پھر قانون کی طرف راغب ہوئے۔ ایل ایل بی کیا اور پریکٹس شروع کر دی۔ اسی دوران ان کی شادی فیروز سنز لمیٹڈ کے مالک مولوی فیروز الدین کی لڑکی سے ہو گئی اور انھوں نے وکالت چھوڑ کر ایئر فورس جوائن کر لی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ وکالت کی اور "جسٹس آف پیس" کا اعزاز پایا۔ کئی رسائل و جرائد کی ادارت کے علاوہ دو شعری مجموعے اور ایک افسانوں کا مجموعہ بھی چھوڑا۔ ۱۹۷۲ء میں وفات پائی۔

سُبوئے جاں میں چھلکتا ہے کیمیا کی طرح
کوئی شراب نہیں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی طرح
قدح گسار ہیں اس کی اماں میں جس کا وجود
[illegible] سفینۂ دوسرا میں ہے ناخدا کی طرح
وہ جس کے لطف سے رکھتا ہے غنچۂ ادراک
وہ جس کا نام نسیمِ گرہ کُشا کی طرح
طلسمِ جاں میں وہ آئینہ دارِ محبوبی
حریمِ عرش میں وہ یارِ آشنا کی طرح
وہ جس کا جذب تھا بیداریٔ جہاں کا سبب
وہ جس کا عزم تھا دستورِ ارتقا کی طرح
وہ جس کا سلسلۂ جُود ابرِ گوہر بار
وہ جس کا دستِ عطا مصدرِ عطا کی طرح
خزاں کے حُجلۂ ویراں میں وہ شگفتِ بہار

فنا کے دشت میں وہ روضۂ بقا کی طرح

بسیط جس کی جلالت حمل سے میزاں تک
محیط جس کی سعادت خطِ سما کی طرح

سوادِ صُبحِ ازل جس کے راستے کا غبار
طلسمِ لوحِ ابد جس کے نقشِ پا کی طرح

وہ عرش و فرش و زمان و مکاں کا نقشِ مراد
وہ ابتدا کے مقابل، وہ انتہا کی طرح

شرف ملا بشریت کو اس کے قدموں میں
یہ مُشتِ خاک بھی تاباں ہوئی سُہا کی طرح

اسی کے حُسنِ سماعت کی تھی کرامتِ خاص
وہ اک کتاب کہ ہے نُسخۂ شفا [illegible]

وہ نُورِ لم یزلی تھا تہِ قبائے وجو[illegible]
یہ راز ہم پہ کُھلا رشتۂ قبا کی طرح

بغیرِ عشقِ محمد ﷺ کسی سے کُھل نہ سکے
رمُوزِ ذاتِ کہ ہے گیسُوئے دوتا کی طرح

ریاضِ مدحِ رسالت میں راہوارِ غزل
چلا ہے رقص کُناں آہُوئے صبا کی طرح

نہ پُوچھ معجزۂ مدحتِ شہِ کونین ﷺ
مرے قلم میں ہے جُنبش پرِ ہُما کی طرح

جمالِ رُوئے محمد ﷺ کی تابشوں سے ظفرؔ

دماغِ رند ہُوا عرشِ کبریا کی طرح

(فلائٹ لیفٹیننٹ) محمد طفیل بسملؔ

دل نورِ الٰہی کا انمول خزینہ ہو
ہونٹوں پہ اگر ذکرِ سرکارِ مدینہ ﷺ ہو

ایمان کی دھرتی ہو، اسلام کا سکّہ ہو
جس دیس کا خود حاکم سلطانِ مدینہ ﷺ ہو

تکمیلِ عبادت ہو، ایمان مکمل ہو
دل عرشِ الٰہی ہو، آنکھوں میں مدینہ ہو

سب میری دعاؤں کا اتنا سا خلاصہ ہے
سرکار ﷺ کی یادوں سے دل خالی کبھی نہ ہو

[illegible] سمندر ہو، ملّاح رسالت ہو
طوفانِ محبّت میں [illegible] بسملؔ کا سفینہ ہو

(صُوبیدار میجر اورنگ زیب خان) زیبؔ ظفری

اردو ادب کے اکثر رسائل و جرائد میں ایک نام دیکھنے میں آتا ہے جو ہے زیبؔ ظفری۔ اس زیبؔ ظفری کے نام سے لکھنے والی شخصیت کا اصل نام اورنگ زیب خان ہے۔ زیب ۱۹۳۸ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور پھر فوج میں سپاہی بھرتی ہو گئے۔ جہاں بتّیس سال گزارے۔ اور پھر قریباً ”۵۲ سال کی عمر میں فوج سے رخصت ہوئے۔

لکھنے پڑھنے کا شوق فوج کی ملازمت کے دوران ہوا۔ ابتداء ”غزل سے

جی بہلایا کرتے تھے، پھر عمر کے ساتھ ساتھ نعت کی طرف توجہ دی اور پیاری اور سوہنی نعت کہنے لگے۔

شامِ غم صد غیرتِ نُورِ سحر فرمائیے
میرے آقا ﷺ اک توجُّہ کی نظر فرمائیے

بخشیے فرقت زدہ کو جلوۂ حُسنِ تمام
کچھ علاجِ گریہ ہائے چشمِ تر فرمائیے

آپ ﷺ تک پہنچے گی کب میری فغانِ بے اثر
شب کے نالوں کو ہم آغوشِ اثر فرمائیے

توڑ کر قصرِ بُتانِ رنگ و بُو دل سے مرے
اس میں اپنے عشق کو پائندہ تر فرمائیے

واسطہ میرا نہیں کچھ آستانِ غیر سے
میری قسمت میں بس اپنا سنگِ در فرمائیے

اپنی الفت کے صدف میں کیجئے اس کو نہاں
اشکِ چشمِ تر مرا رشکِ گُہر فرمائیے

ڈال کر ان پر شعارِ مہر رُوئے جلوہ بار
نُور افشاں میرے گھر کے بام و در فرمائیے

(صوبیدار میجر) فضل نادِر

اللہ کا جہان پہ احسان آپ ﷺ ہیں
قرآن آپ ﷺ، حاملِ قرآن آپ ﷺ ہیں

تشکیلِ کائنات ہے اعجازِ ذُوالمنن
تزئینِ کائنات کا سامان آپ ﷺ ہیں

سرچشمۂ ہدایت و جُود و سخا ہیں آپ ﷺ
تفسیرِ جسم و جان، مری جان آپ ہیں

جہل و شک و فریب کی دنیا اسیر ہے
عقل و ہُنر، تدبُّر و ایقان آپ ﷺ ہیں

دنیا کو رُوشناس کیا رحم و عدل سے
ہیں درد آپ ﷺ، درد کا درمان آپ ﷺ ہیں

نادِر کو ہے یقین کہ عصیاں کے باوجود
بخشش کا میری حشر میں سامان آپ ﷺ ہیں

(صوبیدار میجر) محمد شفیع ضامن

تُو ہی محبوبِ ربُّ العالمیں ہے
تو ہی مخدومِ جبریلِ امیںؑ ہے

تو ہی سرچشمۂ رُشد و ہدایت
تو ہی سرمایۂ صدق و یقیں ہے

مرے ماں باپ ہوں قربان تجھ پر
تری صورت، تری سیرت حسیں ہے

کہاں جاتا ترا در چھوڑ کر مَیں
تُو ہی تو رحمتٌ للعالمیں ﷺ ہے

وسیلہ ہے مری بخشش کا ضامن
نبی آپ ﷺ میرا شفیعُ المذنبیں ہے

(چیف وارنٹ افسر) شیر دل ساجد

شیر دل نام اور ساجد تخلّص ہے۔ ۱۸ جون ۱۹۵۲ء کو چکوال میں پیدا ہُوئے۔ ایف اے پاس کر کے ایئر فورس میں بطور ایئرمین بھرتی ہو گئے۔ سروس کے دوران ۱۹۷۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور پھر ۱۹۸۰ء میں بلوچستان یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ ۱۹۸۲ء میں تبادلہ سرگودھا ہوا تو یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ایل ایل بی کیا اور جب مُدّت ملازمت ختم ہوئی تو چیف وارنٹ افسر تھے۔ انھوں نے سرگودھا ہی میں وکالت شروع کر دی۔

کروں کیسے کلام اے حبیبِ خدا ﷺ
آپ خیرُ الانام اے حب[illegible] ﷺ
آپ فرمانروا، آپ خیرُ البشر
میں اک ادنیٰ غلام اے حبیبِ خدا ﷺ
افضلُ الانبیاء، سرورِ دو جہاں
تیرا اونچا مقام اے حبیبِ خدا ﷺ
اے شہِ انبیاء تجھ پہ لاکھوں درود
تجھ پہ لاکھوں سلام اے حبیبِ خدا ﷺ

(رسالدار) ملک خادِم حسین

مٹھہ ٹوانہ آج کل ضلع خوشاب میں ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے

لوگ فوج میں کافی تعداد میں ملازمت کرتے ہیں اور وطن کے دفاع میں بھرپُور حصّہ لیتے ہیں۔

خادِم حسین اسی گاؤں کے ایک گانجڑی قبیلہ میں بیسویں صدی کے اوائل میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے اور ٹریننگ کے بعد ۱۸ ٹوانہ لانسرز میں تعینات ہوئے۔ جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو یہ یونٹ ۱۹ لانسرز کے نام سے پہچانی جانے لگی۔ خادِم حسین اس وقت نائب رسالدار تھے۔ ان کا شعری مجموعُہ "دیوانِ خادِم" ۱۹۴۴ء میں شائع ہُوا۔ جس کا پیش لفظ لیفٹیننٹ کرنل جی ایچ کرجلی نے لکھا تھا۔

بھٹکتا پھر رہا ہوں غم کا مارا یا رسولَ اللہ ﷺ
نہیں جُز آپ کے کوئی سہارا یا رسولَ اللہ ﷺ
[illegible] محمد ﷺ نام جب لیتا ہوں، مل جاتے ہیں لب باہم
[illegible] ہمارا نام ہے کیا پیارا پیارا یا رسولَ اللہ ﷺ
اِدھر لَاتَقْنَطُوْا کے قول سے کچھ بندھ گئی ہمّت
اُدھر ہے تیری بخشش کا سہارا یا رسولَ اللہ ﷺ
مٹوں میں بھی تو مدفن ہو عرب کی پاک بستی میں
نہیں ہے ہند میں رہنا گوارا یا رسولَ اللہ ﷺ
ترا خادِم ہُوا جاتا ہے بے جاں دردِ فرقت میں
بلا لو اپنے قدموں میں خدا را یا رسولَ اللہ ﷺ

(صوبیدار) اے ڈی طالِب

ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دِتّا طالِب نقشبندی مجدّدی جماعتی ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء کو

کُنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ پیر بخش کشمیری خاندان میں سے تھے۔ ابتدائی تعلیم کنجاہ میں حاصل کی اور گجرات سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد ڈپنسری میں ڈپلومہ حاصل کیا اور فوج میں میڈیکل کور میں بھرتی ہو گئے۔ اسی دوران پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ سے بیعت کی جن سے ریٹائرمنٹ کے بعد خلافت ملی۔ صوبیدار کے عہدے سے مستعفی ہوئے۔ اور پھر تحریک پاکستان اور تبلیغ میں زندگی گزار دی۔ انھوں نے کئی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں انوارِ طالبؔ، تصوُّف، مکتوباتِ طالبؔ اور سیرتِ طالب شامل ہیں۔

باعثِ ایجادِ عالم مظہرِ نُورِ خُدا
تیری خاطر ہی بنے شمس و قمر، لیل و نہار!
اے حبیبِ کبریا محبُوبِ کُل ختمُ الرُّسُل ﷺ
کُنتُ کَنزاً مَخفِیًا کے ایک [illegible]
پا گئے مقصود اپنا، بن گئے محبوبِ [illegible]
تیرے شیدا تیرے عاشق مومنانِ جاں نثار
کون وابستہ نہیں تجھ سے، نہیں کس کو غرض
قاسمِ نعمائے حق اے شافعِ روزِ شمار ﷺ

محمد ﷺ باعثِ ایجادِ عالم
محمد ﷺ زینتِ عرشِ معظّم
محمد ﷺ رحمتٌ للعالمیں ہیں
خدائے لم یزل کے ہم نشیں ہیں

محمد ﷺ وہ گُلِ باغِ جہاں ہیں
مُعطّر جن سے سب کون و مکاں ہیں
محمد ﷺ مطلعِ انوارِ حق ہیں
محمد ﷺ مخزنِ اَسرارِ حق ہیں
محمد ﷺ بھی عجب سِرِّ نہاں ہیں
بشر ہو کر مکینِ لا مکاں ہیں
حقیقت میں وہ آقا ﷺ ہیں جہاں کے
کہ ہیں باعث زمین و آسماں کے

(صوبیدار) مقرّب آفندی

قاری [illegible] محمد مقرّب نام اور ترک قبیلے آفندی کی نسبت سے مقرّب آفندی کے قلمی نام سے [illegible] جاتے ہیں۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۹ء کو مانسہرہ کے ایک گاؤں "بخالی" میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی [illegible] نمبر۱۔ ایبٹ آباد سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے اور تیس سال تک عسکری خدمات ادا کرنے کے بعد صوبیدار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ فوراً بعد انھیں ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کوئٹہ میں ملازمت مل گئی جہاں ۱۷ جولائی ۱۹۸۸ء کو وفات پائی۔

فوجی ملازمت کے دوران مرحوم مشرقی پاکستان بھی رہے اور قید ہونے پر اپنا سارا کلام دریائے میگھنا کی نذر کر دیا۔ واپسی پر آپ نے جو کچھ لکھا، اسے یکجا کر کے "بارود کی خوشبو" کے نام سے کتاب شائع کرائی۔ جبکہ "پیراہنِ یُوسُف" طباعت کے مراحل میں تھی کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

مقصدِ تخلیقِ عالم مل رہا تھا خاک میں

روز افزوں ہو رہے تھے دہر میں فسق و فجور

قتل و غارت، شیطنت ہر سمت تھی پھیلی ہوئی

مٹ چکا تھا ذہنِ انساں سے اُخوّت کا شعور

آدمی کی سرکشی آئینِ فطرت سے مزید

کر نہ سکتا تھا گوارا دیر تک ربِّ غفُور

گمراہوں کی رہبری، رُشد و ہدایت کے لیے

کر دیا باری تعالیٰ نے محمد ﷺ کا ظہور

وہ سالارِ اعظم ﷺ کہ مُٹھی میں جس کی ترازو کی مانند پورا عرب تھا

وہ سالارِ اعظم، وہ خیرُ البشر ﷺ، جس کی ہر بات ارشاد [illegible]

وہ سالارِ اعظم ﷺ کہ پیروں میں جس کے جہاں کے خزانوں کا منہ بھی کھُلا تھا

مگر بے نیازی پہ اس کی تصدُّق کہ گھر میں مہینوں نہ چُولھا جلا تھا

وہ سالارِ اعظم ﷺ جو مٹّھی برابر جواں لے کے دشمن سے بھی جا لڑا تھا

وہ سالارِ اعظم ﷺ ہزاروں کی تعداد کے بالمقابل بھی تنہا کھڑا تھا!

وہ سالارِ اعظم وہ کشور کُشا ﷺ جس نے کسریٰ و قیصر کو یکسر مٹایا!

مگر باوجود اس کے، ہاتھوں سے اپنے کسی آدمی کا نہ خُوں تک بہایا

وہ سالارِ اعظم ﷺ جو دن کو اگر دشمنانِ خدا سے نبرد آزما تھا

تو شب کو وہ اپنے خدا کے حضور ایک زاہد کی صُورت میں جلوہ نُما تھا

وہ سالارِ اعظم ﷺ جو قدموں پہ اپنے، شہنشاہوں کے سر جھکائے ہوئے تھا

مگر خود کھجُوروں کی اک کھُردری سی چٹائی پہ تکیہ لگائے ہُوئے تھا

(صوبیدار ذُوالفقار علی) زُلفی سیّد

سیّد ذُوالفقار علی نام، زُلفی تخلّص اور زلفی سیّد کے ادبی نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ ۵ نومبر ۱۹۳۰ء کو ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں علی پور سیّداں میں پیدا ہوئے۔ وہیں تعلیمی سلسلہ شروع کیا۔ مذہبی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی۔ ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو فوج میں سپاہی بھرتی ہوئے اور ۳۱ سال مدّتِ ملازمت مکمل کر کے صوبیدار کے رینک سے پنشن پائی۔ چند سال آبائی گاؤں میں گزارے جہاں ایک ا[illegible] تنظیم کی بنیاد رکھی۔ پھر ۱۹۸۵ء میں فیصل آباد آ گئے۔ [illegible] ...جلے" "وفا کی بارش" اور "چِٹّی رُت" آپ کے مطبوعہ مجمُوعہ ہائے کلام ہیں۔

عجب انداز سے بدلی مِری تقدیر ہے ساقی ﷺ

جدھر بھی دیکھتا ہُوں مَیں، تری تصویر ہے ساقی ﷺ

ہمارے رُخ پہ رونق جو زمانے بھر نے دیکھی ہے

تمھاری زلف کے سائے کی ہی تنویر ہے ساقی ﷺ

(صوبیدار) امیر حسن مخمورؔ

امیر حسن نام اور مخمور تخلّص کرتے ہیں۔ قلمی نام کبھی امیر حسن مخمورؔ

اور کبھی امیر مخمورؔ استعمال کرتے ہیں۔ واجبی سی تعلیم کے بعد فوج میں بحیثیت سپاہی بھرتی ہوئے۔ یہاں آنے کے بعد بہت کچھ پڑھا اور پھر مختلف مقامات پر گھومتے پھرتے زندگی کا ایک حسین حصّہ گزار کی تقریباً" تیس سال تک خدمات ادا کرنے کے بعد فوج سے ریٹائر ہوئے۔ فوج میں رہتے ہوئے بھی شعرو سُخن سے مربُوط رہے لیکن فوج سے جانے کے بعد بہت کچھ لکھا۔ نعت گوئی خاص میدان رہا اور بہت پیاری نعتیں کہیں۔ نعت کی تسبیح میں لفظوں کے اتنے خوبصورت دانے پروئے کہ انھیں ہروقت ورد کرنے کو جی چاہتا ہے۔

نبی ﷺ فخرِ بشر فخرِ جہاں ہے
نبی ﷺ فخرِ رُسُل فخرِ شہاں ہے
سکونِ قلب کی دولت وہاں ہے
درودِ پاک کی کثرت جہاں ہے
نبی ﷺ کی آن "مَازَاغَ الْبَصَرْ" ہے
نبی ﷺ کی شان [illegible] نعت آسماں ہے
پیمبر ﷺ نے کہا "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ"
بھلا ایسا بھی استغنا کہاں ہے
شَفاعت رحمتہؐ للعالمیں ﷺ کی
غلاموں کی جبینوں سے عیاں ہے
ادب سے سر جھکا مخمورؔ ناداں
نبی ﷺ کی شانِ حشمت کا بیاں ہے

نبی ﷺ کی ذاتِ پُر انوار سر چشمہ ہدایت کا
کیا تھا دُور جس نے آ کے اندھیرا جہالت کا
ضلالت سے نکالا قوم کو نور ہدایت سے
سکھایا پھر طریقہ ایک خالق کی عبادت کا
قبائل میں بٹے افراد آپس ہی میں لڑتے تھے
سبق ان کو پڑھایا ایک مرکز کی اطاعت کا
سکھا کے قوم کو سب گر شجاعت کے، عدالت کے
سلیقہ پھر سکھایا اس کو دنیا کی امامت کا

(صُوبیدار) عبدالسّتار آثمؔ

آج ماہنامہ نعت کے حوالے سے ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ "اردو فارسی [illegible] سخنوران" جلد اوّل میں عبدالستار آثمؔ کو میں نے "صوبیدار" لکھا جو "سخنورانِ سرگودھا" [illegible] نائب صوبیدار کی اختراع سے تھا۔ لیکن آج جب تاریخِ پیدائش اور سروس کا حساب لگایا تو جو نائیک عبدالستار آثمؔ میں آج تک پڑھتا آیا ہوں، غالباً" وہی غلطی سے صوبیدار تحریر ہو گیا ہے۔ اور آج میں صوبیدار اپنی اسی کتاب کے حوالے سے لکھ رہا ہوں۔ خدا جانے کیا رینک ہو گا۔ کوئی پتا نہیں چل رہا کہ آثمؔ پاکستان کے کس کونے میں گم ہو گئے ہیں۔

جناب عبدالستار اپریل ۱۹۵۴ء میں راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کی اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔ پہلے تو گاہ بگاہ ہفت روزہ "ہلال" یا کسی ادبی جریدے کے صفحات پر ان کا نام نظر آ جاتا تھا لیکن اب شاید کنارہ کشی

کرلی ہے۔

یارب درِ رسول ﷺ پہ جانا نصیب ہو
بطحا کی خاک سر پہ سجانا نصیب ہو

یہ آرزو ہے میرے دلِ ناصبور کی
روضے پہ جا کے اشک بہانا نصیب ہو

ہے یہ دعا کہ جا کے مدینے میں ایک بار
ہرگز نہ لوٹ کر مجھے آنا نصیب ہو

دل میں ہے چاہتوں کا خزانہ دبا ہُوا
اے کاش ان ﷺ کے در پہ لٹانا نصیب ہو

(صُوبیدار) مُحمد افضل تحسینؔ

محبوبِ حق ہیں، صاحبِ معراج آپ ﷺ ہیں
انسانیت کے کارواں کی [illegible]ج آپ ﷺ ہیں

دونوں جہاں میں آپ ﷺ ہی کا ذکر ہے بپا
دونوں جہاں میں رحمتوں کے تاج آپ ﷺ ہیں

حُسنِ نظر سے آپ ﷺ کے ہر شے ہے تابناک
جس کے کرم کی خلق ہے محتاج، آپ ﷺ ہیں

جس نے کیا ہے پرچمِ توحید سر بلند
باطل کو جس نے کر دیا تاراج، آپ ﷺ ہیں

اک اک صفت ہے آپ ﷺ کی ہستی میں مجتمع

عالی ترین خُلق کی معراج آپ ﷺ ہیں

تحسینؔ مجال کس کی کرے مدحِ مصطفیٰ ﷺ
جب مدحِ حق کی لذّتوں کی لاج آپ ﷺ ہیں

(صُوبیدار) سید اقبالؔ حسین شاہ

تیرا ہی ذکرِ خیر ہے سب کی زبان پر
اے پَرتوِ جمالِ حق، اے عظمتِ بشر ﷺ

تو حاصلِ حیات ہے، تو حُسنِ کائنات
ہے مُستعار تیرے رُخِ پاک سے سحر

تو منبعِ علوم ہے، اے رحمتِ تمام ﷺ
تیرے سخا و فیض پہ عالم کی ہے نظر

تجھ [illegible] نطق ہے، آنکھوں میں روشنی
اے معدنِ حیات کے تابندہ تر گہر ﷺ!

سارے جہاں سے ارفع و اعلیٰ ہے تیری ذات
اے تاجدارِ کشورِ آفاق و بحر و بر!

سُرمہ ہے میری آنکھ کا تیرے قدم کی خاک
سجدہ گہِ خلوص ہے تیرا ہی بام و در

اس مصرعِ بلیغ پر اپنا یقین ہے
"بعد از خُدا بُزُرگ توئی، قصّہ مختصر"

(صوبیدار) ظفر علی زرّیںؔ

وہ ماہِ ابرِ رحمت وجہِ تخلیقِ دو عالم ﷺ ہے

وہی حُسنِ سراپا ہے، وہی نُورِ مجسّم ﷺ ہے

وہ رشکِ یُوسفؑ و یعقوبؑ ہے اور فخرِ آدمؑ ہے

وہی جس کے مبارک ہاتھ میں وحدت کا پرچم ہے

مدینے کے مسیحا کی نگاہیں ہیں حیات افزا

یہاں کا آرزو مندِ شفا خُود ابنِ مریمؑ ہے

کسی سے حق ادا کیسے ہو نعتِ سرورِ دیں ﷺ کا

کہ اس کی ذات کی جتنی بھی مدحت کیجئے، کم ہے

نہ ہو گا صاحبِ معراج ﷺ کی رفعت کا اندازہ

کہ اس در پر جبینِ حضرتِ جبریلؑ بھی خم ہے

نہ پوچھو کیفیت اس سبز گنبد کے نظاروں کی

فرشتوں سے کوئی پوچھے، مدینے کا [illegible] ہے

(نائب صوبیدار) حاجی لق لق

حاجی لق لق کی ایک اپنی وجہ تسمیہ ہے لیکن آپ کا اصل نام عطا محمد تھا۔ ابو العلیٰ چشتی اور حاجی لق لق کے ادبی ناموں سے معروف ہوئے۔ بندو علی کا یہ نورِ نظر ۱۸۹۳ء میں پتّی مغلاں تحصیل قصُور ضلع لاہور میں پیدا ہوا۔ آج کل پتّی مُغلاں بھارت کی حدود میں شامل ہے۔

ابتدا میں سات سال تک مسجد میں مولوی صاحب سے تعلیم حاصل کرتے رہے اور پھر گاؤں کے سکول میں داخل ہو گئے جہاں سے پرائمری پاس

کیا۔ پہلی عالمی جنگ میں فوج میں بھرتی ہو گئے اور دنیا کی سیر کا موقع ملا۔ جنگِ اوّل کے خاتمے پر عراق نے انھیں شعبۂ تعلُّقاتِ عامہ میں ملازمت دے دی اور وہیں کے ہو رہے۔ لیکن اپنے چھوٹے بھائی عبداللہ اثری کے اِصرار پر ۱۹۳۴ء میں وطن واپس لوٹے اور صحافت میں حصہ لینا شروع کیا۔ اپنے اخبارات بھی نکالے اور کئی معروف اخباروں کے عملۂ ادارت میں بھی شامل رہے۔ اگست ۱۹۶۱ء میں بیمار ہوئے اور قریباً بائیس دن تک میو ہسپتال لاہور زیرِ علاج رہنے کے بعد ستمبر ۱۹۶۱ء میں انتقال کر گئے۔

قُدسیاں خوش ہیں کہ عیدِ شبِ معراج ہے آج

خود خدا شاد کہ محبوب ﷺ کے سر تاج ہے آج

حق نے دنیا و جہاں کی تجھے شاہی بخشی

یا نبی ﷺ، عرشِ بریں پر بھی تیرا راج ہے آج

قدس میں [illegible] جبریلِ امیں حضرت ﷺ سے

کرسئ عرش [illegible] سفر کی ترے آماج ہے آج

ایک حد پر پرِ جبریلؑ کی پرواز رُکی

رف رفِ خاصِ نبی ﷺ عرش کا دُرّاج ہے آج

تو نے کیفیّتِ معراج لکھی ہے لق لق

تو سمجھ تیرا سنور جانے کو ہر کاج ہے آج

(نائب صُوبیدار) فضل داد عارف

مٹا دے جو سوزِ فراقِ مدینہ

میں وہ چارہ اے چارہ گر مانگتا ہوں
دکھا دے جو مجھ کو مدینے کے جلوے
خُدا سے وہ تابِ نظر مانگتا ہوں
میں بن جاؤں گرد و غبارِ مدینہ
دعائیں یہ شام و سحر مانگتا ہوں
اُٹھے سر تو دونوں جہاں کی خبر ہو
میں سجدوں میں ایسا اثر مانگتا ہوں

(نائب صوبیدار) سیّد امجد علی

پہن کے آئے تاجِ شفاعت، فخرِ امم، عالم کے سرور
عرش و فرش نے نغمے گائے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
تیرا سراپا نورِ مجسّم، پھُول نے سیکھا [illegible] تیرُ [illegible]
قسمیں تیری خالق کھائے صلی اللہ علیہ وسلم
شاہِ مدینہ سرورِ عالم ﷺ مانگنے تجھ سے خاطی امجؔد
آیا ہے جھولی پھیلائے صلی اللہ علیہ وسلم

(نائب صوبیدار) شیؔر خان

دین کی رفعت، دین کی عظمت، دین کا حاصل، دین میں کامل
حلم کے پیکر، امن کے راہی صلی اللہ علیہ وسلم

سب پہ عیاں ہے ان کی صداقت، ان کی محبّت وجہِ شفاعت
حُبّ مبارک، حُبِّ الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم

(حوالدار) محمد بیاؔض سُونی پتی

محمد بیاض ولد محمد فیاؔض ۱۲ فروری ۱۹۲۹ء کو اکبر پور باروٹہ تحصیل سونی پت ضلع رہتک میں پیدا ہوئے۔ سُونی پت کی نسبت سے اپنا قلمی نام بیاؔض سونی پتی تجویز کیا۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں پائی۔ آٹھویں کا امتحان ایم بی مڈل سکول سونی پتی سے پاس کیا اور پھر چھوٹو رام ہائی سکول میں داخل ہو گئے لیکن تقسیمِ ہند کے باعث تعلیم نامکمل چھوڑ کر خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور مظفر گڑھ میں آباد ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں یہیں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور فوج میں حوالدار کلرک بھرتی ہو گئے لیکن فائر بندی کے کچھ ہی عرصہ بعد فوج کو خیرباد کہ دیا اور کوٹ ادّوُ سے پٹوار کا امتحان پاس کر کے پٹواری بن گئے۔ پھر اسٹامپ فروش [illegible] اور [illegible] نویسی کا لائسنس حاصل کر کے اسے ہی ذریعۂ معاش بنایا۔

کوئی حسیں نہیں ان ﷺ [illegible] سا، حسیں وہ ایسے ہیں
اُجالا جن سے ہے، روشن جبیں وہ ﷺ ایسے ہیں
جڑا ہوا ہے جو توحید کی انگوٹھی میں
مثال جس کی نہیں ہے، نگیں وہ ﷺ ایسے ہیں
نہیں ہیں ان ﷺ کی صداقت کے مُعترِف ہم ہی
عدُو بھی جن کے ہیں شاہد، امیں وہ ﷺ ایسے ہیں
تعینّات کے پردے اٹھا کے دیکھ لیا
جواب جن کا نہیں ہے کہیں، وہ ﷺ ایسے ہیں
شرف کسی کو یہ حاصل کبھی ہُوا ہی نہیں

گئے زمین سے عرشِ بریں، وہ ﷺ ایسے ہیں

ذاتِ مقدّس رحمت رحمت، اسمِ منوّر جگمگ جگمگ
آپ کی صُورت، آپ ﷺ کی سیرت، اللہُ اکبر جگمگ جگمگ

آپ ﷺ ہیں جانِ رحمتِ عالم، آپ کے دم سے زینتِ عالم
چم چم چم چم چمکے شبنم، سندر سندر جگمگ جگمگ

سوچ نگر میں پہروں پہروں، آپ ﷺ کی یادیں لہروں لہروں
دل کی جھیل ہے جھلمل جھلمل، مَن کا ساگر جگمگ جگمگ

(حوالدار امان اللہ خان) اجمَل جنڈیالوی

امان اللہ خان نام اور جنڈیالہ شیر خان جنم بھُومی ہو[illegible] اجمَل تخلُّص کے ساتھ قلمی نام اجمَل جنڈیالوی لکھتے [illegible] ہیں۔ اس وجہ سے بھی جنڈیالوی لکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ یوں وارث شاہ سے تعلُّق بنتا ہے۔

اجمَل جنڈیالوی ۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کر کے فوج میں آ گئے اور پھر اس سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ایم اے تک لے گئے۔ وارث شاہ کو اپنا روحانی استاد تسلیم کرتے ہیں لیکن شاعری میں بظاہر حفیظ تائبؔ سے شاگردی کا رشتہ جوڑ رکھا ہے۔ ۱۹۵۳ء میں جب کراچی میں قیام تھا تو وہاں مولوی عبدالحق سے بھی کافی رُموزِ ادب سیکھے۔ دو نعتیہ مجموعے "کشکولِ ادراک" اور "پیکرِ بے سایہ" طباعت کے مراحل میں ہیں۔

اے رسولِ خدا ﷺ اک گدا آپ کا منتظر ہے کھڑا کب سے دیدار کا

الفتِ مصطفیٰ ﷺ مُدّعا ہے مرا، اک یہی تو اثاثہ ہے نادار کا
گر سیہ کار ہوں میں گنہگار ہُوں، فخر ہے آپ ﷺ کا مَیں طلبگار ہُوں
گرچہ کردار اچھا نہیں ہے مرا، نام لیوا مگر ہُوں مَیں سرکار ﷺ کا
دھڑکنیں دل کی اب برق رفتار ہیں، قُربتیں آپ ﷺ کی مجھ کو درکار ہیں
آپ ﷺ کی دید کا کچھ قرینہ ملے، اب سوال اک یہی ہے گنہگار کا
مُصطفیٰ مُصطفیٰ ﷺ وِرد کرتا رہوں اپنے دامن کو یُوں ہی میں بھرتا رہوں
مَرتے دم تک یہی کام کرتا رہوں، ہو کرم مجھ پہ یوں شاہِ ابرار ﷺ کا
فرقتوں کا دفینہ ہے سینہ مرا، ہو کرم مجھ پہ شاہ مدینہ ﷺ ترا
ظلمت بحر میں ہے سفینہ مرا، ہے سہارا تو ﷺ ہی میرے پتوار کا

فارق [illegible]

تمہیدِ [illegible] اے سردارِ شش جہات ﷺ
تُو مہرِ التفات اے [illegible]دارِ شش جہات ﷺ

شامل ہے الکتاب میں شامل اذان میں
تو مرکزِ صلوٰۃ اے سردارِ شش جہات ﷺ

دنیا کے سب علوم پر تیری ہے دسترس
اے شہرِ علم ذات اے سردارِ شش جہات ﷺ

اُمّت پہ آج تیری بُرا وقت آ گیا
اک چشمِ التفات اے سردارِ شش جہات ﷺ

(پیٹی افسر شعیب ربانی) شاہین فصیحؔ ربانی

شعیب ربانی اور شاہین فصیح ربّانی قلمی حوالہ ہے۔ ۱۹۶۴ء میں دینہ ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی مراحل طے کر کے نیوی میں سیلر بھرتی ہو گئے۔

شاہین فصیح ربانی ابھی سکول میں پڑھتے تھے کہ شعر کہنا شروع کیا۔ اور اب تو یوں لگتا ہے کہ انھیں لکھتے ہوئے ایک مدت گزر گئی ہے۔ تمام ادبی رسائل میں شائع ہونا غالباً ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ اسی طرح ہر مرتّب ہونے والے شعری مجموعہ میں شامل ہونا بھی انھیں بہت پسند ہے۔ آج کل کراچی میں سمندر کی لہروں سے رابطہ ہے۔

حرف حرف عزّت ہو، لفظ مدحت ہو
سوچ سوچ نُدرت ہو، شعر شعر حرمت ہو
لہجہ امرت ہو، صفحہ صفحہ عظمت ہو
نعت وہ لکھوں جس میں عجز ہو، عقیدت ہو
پھول پھول نکہت ہو، نجم نجم رفعت ہو
زیست زیست چاہت ہو، خواب خواب قربت ہو
روح روح عشرت ہو، قلب قلب الفت ہو
نعت وہ لکھوں جس میں عجز ہو، عقیدت ہو

(چیف ٹیک) اختؔر حسین شیخ

اختؔر حسین شیخ جلالپور جٹاں کی شیخ فیملی کی ایک شخصیت ہیں جس ساری زندگی اپنی جنم بھومی سے باہر گزار دی۔ تعلیم کے حصول کے بعد ایئر فورس میں بطور ایئر مین بھرتی ہو گئے اور ایک مقررہ مدّت تک خدمات سرانجام دینے کے بعد

جب ریٹائرمنٹ لی تو وطن سے باہر جانے کی سُوجھی اور پھر "کبھی اپنے در کبھی در بدر"۔ بالآخر لاہور کو اپنا مسکن بنا لیا۔ ادبی سفر بھی ایک مدّت سے شروع کر رکھا ہے۔ کئی ایک رسائل کے ادارتی عملہ میں بھی شامل رہے۔ آج کل جب لاہور سے پتا کریں تو جواب ملتا ہے کہ کویت گئے ہوئے ہیں اور کویت والے بتاتے ہیں کہ لاہور بیٹھے ہیں۔ "قومی ڈائجسٹ" والے بتاتے ہیں "تکبیر" والوں سے پتا کرو اور "تکبیر" والے "قومی ڈائجسٹ" کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔

سدا صحرا نشیں کی بات ہو گی
فلک پر بھی زمیں کی بات ہو گی
جہاں ہو ذکر اُن ﷺ کے آستاں کا
وہاں میری جبیں کی بات ہو گی
ہے ظرفِ سماعت سے جو باہر
قاری [illegible]
وہ کیا [illegible] بریں کی بات ہو گی
صحیفوں [illegible] فصاحت جس پہ نازاں
وہ زلفِ عنبریں کی بات ہو گی
تصوّر جس کا ہے افضل عبادت
اسی نُورِ مبیں کی بات ہو گی
نہیں گر دل نشیں ذکرِ پیمبر ﷺ
تو پھر کس دل نشیں کی بات ہو گی

(سارجنٹ) سیّد شفقت محسؔن کاظمی

گجرات کی ادبی فضاؤں میں شفقت محسؔن کاظمی کا نام بھی سننے میں آتا

ہے۔ عمر اس وقت کوئی پچاس کے پیٹے میں ہو گی۔ ایئر فورس میں ایئرمین بھرتی ہوئے۔ شاعری میں انھیں بے باک شاعر کہا گیا ہے۔ غزل، نظم، حمد، نعت اور منقبت جیسے موضوعات پر خوب طبع آزمائی کرتے ہیں۔ بلکہ منقبت کی طرف کچھ زیادہ ہی مائل ہیں۔ اکثر رسائل اور اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

زباں پہ بات کبھی آپ ﷺ کی جو لائے ہیں
ہر اک نظر میں ستارے سے جھلملائے ہیں

جنوں کے دشت کے راہی کہ رہ نوَردِ خرد
سبھی نے آپ ﷺ کی عظمت کے گیت گائے ہیں

نظر کو وسعتِ بے انتہا ملی اس دم
کبھی جو آپ ﷺ خیالات میں در آئے ہیں

اگرچہ دُھوپ کڑی ہے مگر نہیں کچھ غم
کہ ساتھ ساتھ تری رحمتو[illegible] سائے ہیں

ہے کائنات پہ طاری جو [illegible] کا عالم
ضرُور سرورِ کونین ﷺ مسکرائے ہیں

جو غیر ہو کے بھی ہوں آپ ﷺ کے، وہ اپنے ہیں
جو آپ ﷺ کے نہیں، اپنے بھی وہ پرائے ہیں

(نائیک ناظم علی) وقَار انبالوی

جی ہاں! وہی وقَار انبالوی جو ایک مدّت تک صحافت و ادب کے آسمان پر جلوہ گر رہے۔ ناظم علی وقَار انبالوی چنار تھل (انبالہ) کے مقام پر ۲۳ جنوری

۱۸۹۶ء کو پیدا ہُوئے۔ ابتدائی تعلیم پشاور میں پائی۔ پھر مڈل سکول ملانہ اور ہائی سکول انبالہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ پہلی جنگ عظیم میں ۱/۹۰ پنجاب رجمنٹ میں نائیک بھرتی ہو گئے اور فوج سے واپس آنے تک نائیک ہی رہے۔ مشرقِ وُسطیٰ اور مشرقِ بعید کے ممالک کا دورہ ان کی صحافت کو جگمگا گیا۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد فوج سے فارغ ہو کر پہلے "زمیندار" کے عملۂ ادارت میں شامل ہوئے، پھر "احسان" کے چیف ایڈیٹر رہے۔ "سفینہ" جاری کیا۔ "وفاق" کے ایڈیٹر رہے۔ "نوائے وقت" میں شامل رہے اور بالآخر قریباً نوّے سال کی عمر میں سجوال تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

خواب سے نیند کے ماتے جو جگائے تو ﷺ نے
پردے کتنے ہی نگاہوں سے ہٹائے تو ﷺ نے

زیست بے مقصد و بے مایہ ہوئی جاتی ہے
[illegible] جک اس کے سر پر بھی کئی تاج سجائے تو ﷺ نے

غمِ دنیا کے اندھیرے کو اجالے بخشے
راستے منزلِ عُقبیٰ کے دکھائے تو ﷺ نے

آتشِ کفر کے شُعلوں کی لپک تھی ہر سُو
لیکن اس آگ میں بھی پھول کھلائے تو ﷺ نے

تجھ کو اپنوں نے، پرایوں نے بہت رنج دیئے
کر دیئے ایک مگر اپنے پرائے تو ﷺ نے

بوریا تیرے ہی صدقے میں ہُوا ہمسرِ عرش
تاج اور تخت نگاہوں سے گرائے تو ﷺ نے

تیری کملی ہے کہ دامانِ محبّت ہے کوئی
مجھ سے خاطی راسی دامن میں چھپائے تو ﷺ نے

(نائیک مُرتضیٰ علی خان) درؔد اسعدی

مُرتضیٰ علی خان نام تھا اور صدیق حسن خان اسعؔد شاہ جہان پوری کے شاگردِ عزیز ہونے کی نسبت سے درؔد تخلّص کے ساتھ اسعدی کا اضافہ کر کے درؔد اسعدی کے نام سے مشہور ہوئے۔

۱۲ جون ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد جعفر علی خان سے حاصل کی۔ ۱۹۳۶ء میں الٰہ آباد یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۸ء میں اسی یونیورسٹی سے ادیب کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۵ء تک سوِل ملازمت کی اور پھر فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۶۱ء تک عسکری خدمات انجام دیں اور ریٹائرمنٹ کے بعد حیدر آباد میں سکونت اختیار کی۔ ان کی تصانیف و تالیف[illegible] وسیع ہے۔ اور اسی طرح شاگردوں کا حلقہ بھی بہت [illegible] ہے۔ مطبوعہ کتب میں "چراغِ رہگزر" "درؔد کی لہر" "ہمہ رنگ" "آیاتِ درؔد" "الجہاد بالقلم" "منظوماتِ بیتُ المُقدّس" "مہران سُورج" "علّامہ اسعؔد شاہجہانپوری کا فنِ شاعری" "معراجِ خیال" "مجموعۂ کلامِ راغبؔ کوٹوی" "آگہی" "مجموعۂ کلام عطاؔ صدّیقی" "ثنائے خواجۂ کونین ﷺ" اور "حمد" شامل ہیں۔

وہ دل جس میں عشقِ رسولِ خدا ﷺ ہے
بہت محترم ہے، بڑے کام کا ہے
تصوُّر میں معراج کا واقعہ ہے

تخیُّل نشانِ قدم چُومتا ہے
حقیقت میں یہ صدقۂ مُصطفیٰ ﷺ ہے
خُدا سے مِرا سلسلہ جا ملا ہے
نظر جس میں آتا ہے حُسنِ محمد ﷺ
مِرے پاس ایسا بھی اک آئنہ ہے
وہ آنکھیں خدا کی قسم محترم ہیں
جن آنکھوں نے ان کا نظارہ کیا ہے
کہاں پاؤں رکھّے گا اِس سرزمیں پر
مسافر مدینے کا یہ سوچتا ہے

(نائیک) اکرؔم باجوہ

قاری [illegible]) خاندان کے عبدالوہّاب کا چشم و چراغ محمد اکرم یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو بوریوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بُورے والا ضلع وہاڑی سے حاصل کی، پھر ملتان آکر مزید تعلیم کا سلسلہ جاری کیا۔ اور بالآخر فوج میں بھرتی ہو گئے۔ [illegible]س دوران سعودی عرب جانے کا موقع بھی ملا۔ جب واپس لوٹے تو مدّتِ ملازمت پوری ہو چکی تھی۔ سو فارغ ہو کر بُورے والا میں رہائش پذیر ہو گئے۔

اکرؔم باجوہ اردو اور پنجابی ہر دو زبانوں میں شعر کہتے ہیں اور کبھی کبھار نثر سے بھی کام لیتے ہیں۔

آپ ﷺ کا ذکر چلے تو کالی رات کو جگمگ کر دے
آپ ﷺ کے نور کا ذرہ میری ذات کو جگمگ کر دے

ایک بشارت لکھ دے، میری دعا کے زرد لبوں پر
لوح و قلم کے مالک میری بات کو جگمگ کر دے

میرے بجھتے جذبے بھی فانوسِ حرم بن جائیں
علم و ہنر کی خوابیدہ آیات کو جگمگ کر دے

کر دے بخت منوّر میرا بھر دے نور سے دامن
مجھ پر کملی ڈال کے میری ذات کو جگمگ کر دے

آنکھوں کی جھیلوں سے آنسو گوہر بن کر چھلکیں
بحرِ عطا اِن موتیوں کی برسات کو جگمگ کر دے

آپ ﷺ کا نام ریاضت کر کے دل پر نقش کیا ہے
آپ ﷺ کی مدحت قبر کی اندھی رات کو جگمگ کر دے

تسنیم و کوثر کے ساقی ﷺ تیرا فیض ہے جا[illegible] میر[illegible]
سوختہ دل اکرمؔ کے بھی حالات کو جگمگ کر دے

(نائیک) برکت علی جاویدؔ

کرم کی اک نظر ہو بحرِ طوفاں خیز میں آقا ﷺ
مِری کشتی کو مل جائے کنارہ یا رسولَ اللہ ﷺ

کٹی زنجیر رسموں کی، چھٹی ظلمت، ضیا پھیلی
ملا ٹوٹے دلوں کو بھی سہارا یا رسولَ اللہ ﷺ

تمھارے آستاں پر بھی نہ آؤں تو کہاں جاؤں
تمھی تو ہو غریبوں کا سہارا یا رسولَ اللہ ﷺ

(لانس نائیک) محمد افضل گوہرؔ

عبدالستّار کے نورِ نظر محمد افضل ۱۹۶۵ء میں بھلوان ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ہائی سکول بھلوان سے میٹرک کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج سرگودھا میں داخلہ لیا لیکن کالج کی ہوا آپ کو راس نہ آئی اور آرمی میڈیکل میں بحیثیت نرسنگ اسسٹنٹ بھرتی ہو گئے۔

گوہرؔ آپ اس وقت ہوئے جبکہ آپ کو اس کے مطلب سے بھی آگاہی نہ تھی یعنی کم عمری سے شاعری کر رہے ہیں اور اردو کے چوٹی کے رسائل و اخبارات میں جگہ پا رہے ہیں۔ سنجیدہ اور مزاحیہ شاعری کرتے ہیں۔ ہر صنف میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ نعت بڑی عمدہ اور جدید لہجے میں کہتے ہیں کہ سامع یا قاری خود بخود اَش اَش کر اٹھتا ہے۔

لہو کا ذائقہ جب تک پسینے میں نہیں آتا
میں پیدل چل کے مکّے سے مدینے میں نہیں آتا

کوئی مقصد تو ہے سینے میں سانسوں کی تلاوت کا
فقط جینا تو جینے کے قرینے میں نہیں آتا

مِرے آقا ﷺ نیا ملبوس پھر کوئی عطا کر دے
پرانے پیرہن کا چاک سینے میں نہیں آتا

بس اُنگلی کے اشارے سے اب اس دل کو بھی شق کر دے
پگھلنے سے یہ پتھر آبگینے میں نہیں آتا

مدینے کی ہوا کی تمکنت ملتی ہے جب گوہرؔ

دل اتنا پھیل جاتا ہے کہ سینے میں نہیں آتا

(لانس نائیک) ملک اللہ وسایا مجاہد

قیامت تک یہی اک سلسلہ ہو
درِ احمد ﷺ ہو اور مُجھ سا گدا ہو
میں بوسے تا قیامت دیتا جاؤں
جہاں آقا ﷺ کا میرے نقشِ پا ہو
مَیں جب مَرنے لگوں تو اے خدایا
مِری سانسوں میں طَیبہ کی ہَوا ہو
مَیں لے لوں جان کے بدلے مجاہد
کسی کے پاس گر خاکِ شفا ہو

(سوار سبحان الدین) گُل بخشالوی

سبحان الدین نام، گُل تخلص اور گُل بخشالوی قلمی حوالہ ہے۔ ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء کو بخشالی ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ سے میٹرک کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔ لیکن چند سال کے بعد خیرباد کہ کر کھاریاں ہی رہائش پذیر ہوئے اور چھوٹے موٹے کاروبار سے زندگی کی ضروریات پوری کرنے لگے اور نوبت یہاں تک آئی کہ اب کھاریاں کا کوئی کام ان کے بغیر انجام پذیر نہیں ہوتا۔ اللہ رب العزت نے ان کی محنتوں کے ثمر میں عزّت اور شہرت کے علاوہ دولت سے بھی نوازا ہے۔ کئی ایک کتابیں تصنیف و تالیف کیں۔ لیکن "بزمِ رسالت ﷺ"، "دربارِ رسالت ﷺ" اور "فدائے محمد

ﷺ" کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

جمالِ دو جہاں محبوبِ ربُّ العالمیں ﷺ آئے
دلیلِ کبریا ہو کر وہ ختم المرسلیں ﷺ آئے
حرا کی روشنی پھیلی اندھیرے ہو گئے رُخصت
سراپا نُور بن کر مُرشدِ دنیا و دیں ﷺ آئے
کہا جبریلؑ نے آ کر مبارک باد اے لوگو
شہِ کون و مکاں ﷺ آئے، وہ نُور اوّلیں آئے
جنابِ آمنہؓ کی گود میں ماہِ جبیں چمکا
خلیل اللہؑ کی بن کر تمنّا شاہِ دیں ﷺ آئے

(سپاہی عبدالرحیم) صحرائی گورداسپوری

عبدالرحیم نام اور صحرائی گورداسپوری ادبی حوالہ ہے جس سے پہچانے جاتے ہیں۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۸ء کو کوٹ سندوخ راہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ دوسری جنگ عظیم کی ابتدا میں فوج میں بھرتی ہو گئے اور انتہا پر چھوڑ کر واپس آ گئے۔ ان کے والد ناظر الدین مغل اور والدہ گوہر بی بی نیک سیرت اور پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے علاوہ درویش منش تھے۔ اور وہی درویشی صحرائی کی ذات میں منتقل ہوئی۔ انھوں نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو ان کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ چودہ اگست ۱۹۴۷ء کو رات بارہ بج کر ایک منٹ پر ریڈیو پاکستان لاہور سے آزادی کا پہلا ترانہ ان کی تخلیق تھا۔ ۲۰ نومبر ۱۹۸۷ء کو وفات پائی اور ان کی وفات کے سات سال بعد ان کا پہلا مجموعہ

کلام "لالۂ صحرا" کے نام سے شائع ہوا۔

جس طرف سے بھی گزرے ہیں شمس الہدیٰ ﷺ کفر کی رات کا خاتمہ ہو گیا
ذرّے ان کے قدم چومتے چومتے بن گئے ہیں سحر دیکھتے دیکھتے

تاجدارِ حرم ﷺ کے کرم سے ہُوئی روشنی زندگی، زندگی روشنی
شب کی دیوار میں کھڑکیاں کھل گئیں، مسکرائی سحر دیکھتے دیکھتے

آگہی کے چمن میں بہار آ گئی غُنچے غُنچے کو ایماں کی خوشبو ملی
آپ ﷺ کی دید کا ذوق جس کو ہُوا ہو گیا دیدہ ور دیکھتے دیکھتے

آپ ﷺ کی جب نگاہِ عطا ہو گئی زندگی موت سے ماورا ہو گئی
جنّت منزل آرزو مل گئی، آپ ﷺ کی رہگزر دیکھتے دیکھتے

میں مدینے میں صحرائی جا کر رہوں روز و شب ان ﷺ کے روضے کو دیکھا کروں
یہ تمنّا ہے میرا نکل جائے دم، قصرِ خیرُ البشر ﷺ دیکھتے دیکھتے

عظمتوں کی راہ کا مظہر مرے آقا ﷺ کا نام
رہروِ منزل کو ہے رہبر مرے آقا ﷺ کا نام

عصمتِ قرطاسِ دل، لوح و قلم کی آبرو
حرمتِ تقدیس کا پیکر مرے آقا ﷺ کا نام

جس کے حرفوں میں ہے روشن، شمع بزم ممکنات
نُورِ امکاں کا ہے وہ مصدر مرے آقا ﷺ کا نام

یہ بجا ہے طشتِ فن میں ہیں جواہر حمد کے

اصل میں ہے حمد کا جوہر مرے آقا ﷺ کا نام

ہر قدم پر حشر کا ہنگام ہے تو غم نہیں
عاصیو! ہے شافعِ محشر مرے آقا ﷺ کا نام

مُجھ کو صحرائی حریفوں کے ستم کا خوف کیا
میرے فن پر ہے کرم گُستر مرے آقا ﷺ کا نام

(سپاہی محمد صادق) لالۂ صحرائی

محمد صادق ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہوئے تو دوسری عالمی جنگ کی ابتدا ہو چکی تھی اور برّ صغیر کے جوان دھڑا دھڑ فوج میں بھرتی ہو رہے تھے۔ یہ میری فوج میں بھرتی ہو گئے لیکن جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی ریلیز کے لیئے درخواست دے دی جو اس لیئے نامنظور ہو گئی کہ آپ سکوارڈن کمانڈر کے چند ان منظورِ نظر افراد میں سے تھے جنھیں وہ فوج میں افسر دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن آپ نے مزید فوج میں رہنے سے انکار کر دیا۔ اور چھوڑ چھاڑ کر جماعتِ اسلامی میں شامل ہو گئے۔

۱۹۴۹ء سے قلم سے کام لے رہے ہیں۔ جب لکھنے کی ابتدا کی تو اپنے لیئے لالۂ صحرائی کا نام تجویز کیا اور جہانیاں ضلع خانیوال مسکن ہونے کی بنا پر کبھی کبھار لالۂ صحرائی (جہانیاں) بھی لکھ دیتے۔ "نور منارہ" "چمن امیدوں کا" اور "نئے پھول پرانی خوُشبو" ان کی نثری کتب اور "لالہ زارِ نعت" نعتیہ مجموعہ ہے۔

مُرادِ عاشقاں تم ہو، نویدِ طالباں تم ﷺ ہو
جبینِ عشق نازاں ہے کہ اس کا آستاں تم ﷺ ہو

متاعِ مرضیٔ مولا' عطا کرتا ہے بندوں کو
مرے آقا مرے ہادی ﷺ! وہ فیضِ جاوداں تم ہو
چھپے ہو گرچہ صدیوں میں' مگر میں دیکھ لیتا ہوں
کہ اپنی سیرتِ انور کے شیشے میں عیاں تم ﷺ ہو
محبّت سلطنت جس کی' عقیدت مملکت جس کی
دلوں کی اس رعایا کے اک ایسے حکمراں تم ﷺ ہو
گُناہوں سے جو گھائل ہیں وہ دُکھیارے جہاں بھر کے
تمھی سے آس رکھتے ہیں' مسیحائے جہاں تم ﷺ ہو
خدا کے آخری پیغام کے ہو ترجماں تم ہی
خدا کی رحمتِ کامل کے اک کامل نشاں تم ﷺ ہو
خدا کی مجھ پہ رحمت ہے کہ تم ﷺ آئے مرے دل میں
مرا دل عرش پایہ ہے کہ اس کے میہماں تم ﷺ ہو

تجلّی ریز ہے حُبِّ نبی ﷺ کا نیّرِ تاباں
فلک وجدانِ عالم کا اسی نیّر سے ہے رخشاں
کھُلے مجھ پر جو مقصورہ کبھی' اے رحمتِ باری
تو اس کے فرش کی جارُوب کش ہوں گی مری مژگاں
درودوں کے تموّج میں رواں ہوں جانبِ طیبہ
کیا ہے تیزی رفتار کا میں نے بہم ساماں
بجھے گی تشنگی جاں کی' اسی کی حدّتِ خوش سے

مدینے کی ہے یارو دھوپ گویا چشمۂ حیراں
جو اُن سے پھوٹتی ہیں اب شعاعیں حُبِّ احمد ﷺ کی
یہی ہے ان دنوں ہمدم' مرے افکار کی پہچاں

(سپاہی) نادِؔر حسین بھٹّی

نادِر حسین بھٹی نام ہے اور ڈاکٹر نادر حسین نادؔر کے نام سے ادبی حلقوں میں پہچانے جاتے ہیں۔ حکیم میاں محمد حسین کے یہ نُورِ بصر ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور پھر آرمی میڈیکل کور میں بھرتی ہو گئے۔ جب ڈاکٹری کی سُوجھ بُوجھ ہونے لگی تو فوج سے فراغت پا کر ہومیو پیتھی کورس کر کے ڈاکٹر بن گئے۔ عملی سیاست میں بھی حصّہ لیا۔ ادبی تنظیموں کے بھی روحِ رواں رہے۔ ادبی رسالہ "فکرِ نو" بھی جاری کیا۔ آخری عمر میں غزل وغیرہ سے کنارہ کشی کر کے صرف نعت کہنے لگ گئے تھے۔ ۳ مئی ۱۹۹۳ء کو وفات پائی۔

نور ہی نور ہیں آج ارض و سما وجہِ تخلیقِ کون و مکاں ﷺ آ گئے
لطف و رحمت کی برسات ہونے لگی ابر بن کر جو رحمت نشاں ﷺ آ گئے

آج دُکھیوں کا درمانِ غم ہو گیا بے سہاروں کو راحت میسر ہوئی
ہم غریبوں کا آخر نصیبہ کھلا آج سب سے بڑے مہرباں ﷺ آ گئے

دینِ حق پر ہی دنیا لُٹائی سدا' راہ بھٹکے ہوؤں کو دکھائی سدا
ہم غریبوں کی خاطر اِسی فرش پر صاحبِ عظمت و عزّ و شاں ﷺ آ گئے

بیکسوں کو سہارا وہ ﷺ دیتے رہے' در سے کوئی سوالی نہ خالی گیا

جو بھی مانگا کسی نے اسے مل گیا، لے کے دامن میں نقدِ اماں آ گئے

(سپاہی ملک محمد اکبر) ایم اے شاؔد

ملک محمد اکبر نام اور ایم اے شاؔد کے قلمی نام سے نثر اور نظم دونوں میں اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ ٦ جون ۱۹۴۴ء کو پیدا ہُوئے۔ والد کا نام ملک امام الدین ہے۔ بھمبر کالج سے ایف اے کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔ جہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد چھٹی لے لی اور پھر مختلف ملازمتیں کرتے رہے۔ بالآخر طبابت کو اپنا پیشہ بنایا۔ اپنے والد کے نام پر امام الدین میموریل سوسائٹی عرصے سے چلا رہے ہیں جس کے تحت شعروسخُن کی اکثر محافل منعقد کرواتے ہیں۔

بہاریں زندگی کی باغ میں آئیں کہ وہ ﷺ آئے
اُفق پر رحمتوں کی بدلیاں چھائیں کہ وہ ﷺ آئے
خدا کی نعمتوں کو چاہیے کوئی تہی دامن
جہاں پایا وہیں فوراً سمٹ آئیں کہ وہ ﷺ آئے
مُشرّف ہو گئی معراجِ انسانی سے یہ دنیا
مقدر نے ہزاروں عظمتیں پائیں کہ وہ ﷺ آئے
منوّر ہو گئے آفاق میلادِ محمد ﷺ سے
گھٹائیں رحمتوں کی جھوم کر آئیں کہ وہ ﷺ آئے
زمانے میں ہُوئی آخر صداقت رُوبکار ایسے
بُتوں کی حکمتیں کعبے نے جُھٹلائیں کہ وہ ﷺ آئے
یہی اے شاؔد ہے میلاد کا مضموں حقیقت میں

فضائیں باغِ جنّت کی اتر آئیں کہ وہ ﷺ آئے

(سپاہی عبدالرؤف) اختؔر امرتسری

عبدالرؤف نام اور اختؔر امرتسری کے ادبی نام سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام عبدالرحمان تھا۔

اختؔر امرتسری ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ رسمِ بسم اللہ مسجد سے ہوئی۔ قرآنِ مجید کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامیہ ہائی سکول امرتسر سے پرائمری کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۵ء میں نویں جماعت سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر لاہور آ گئے جہاں ادب کا چسکا پڑا۔ مختلف ادبی تنظیموں سے اور ادیبوں سے رابطہ رہا۔ کئی ملازمتیں کیں، بالآخر ۱۵ اپریل ۱۹۴۲ء کو انجینئرز کور میں سپاہی بھرتی ہو گئے۔ کچھ عرصہ گزارا اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ چند سال اِدھر اُدھر گھوم پھر کر واپس آئے اور برطرف کر دیئے گئے۔ بعد میں نوشہرہ اور کراچی میں وقت گزارا اور کراچی ہی میں دسمبر ۱۹۷۳ء میں وفات پائی۔

پہنچ جاؤں اگر اک بار اے ہمدم مقدّر سے
تو مَر کر بھی نہ اٹھوں روضۂ محبوبِ داور ﷺ سے
گزر تاریکیٔ اُنسِ بُتاں کا اس میں کیونکر ہو
منوّر قلب ہر مومن کا ہے حُبِّ پیمبر ﷺ سے
مجھے کب سے حصارِ بے کسی نے گھیر رکھا ہے
نکالو رحمتؐ للعالمیں ﷺ جلد اس کے چکّر سے
بناتا مرغِ دل جا کر نشیمن باغِ طیبہ میں

اُڑا جاتا اگر اس ناتواں بے بال و بے پر سے

(سپاہی) علی احمد شاؔکر

آنکھ کی ٹھنڈک دل کا سہارا آپ ﷺ کا نام
دُنیا ہو یا حاصِل عقبیٰ آپ ﷺ کا نام

کیا لینا ہے دنیا کے دَھن دولت سے
میرا خزانہ اور سرمایہ آپ ﷺ کا نام

میری جھولی لطف و کرم سے بھر دیجے
دُکھ کا مُداوا، درد کا چارہ آپ ﷺ کا نام

علم و ہنر اور عقل و خرد لاحاصل تھے
جب تک ہمیں نہ لینا آیا آپ ﷺ کا نام

کیا سمجھے، کیا دیکھے، کوئی کیا جانے
آپ ﷺ کا رُتبہ، آپ کا سایہ، آپ ﷺ کا نام

کیا کوئی تعریف کرے، اللہ نے خُود
اپنے نام کے ساتھ سجایا آپ ﷺ کا نام

جب اُکتایا دنیا کے ہنگاموں سے
شاؔکر کے ہونٹوں پر آیا آپ ﷺ کا نام

(سیلر) محمد مُنیرؔ نیازی

اردو شعروادب کی ایک جانی پہچانی شخصیت جناب منیؔر نیازی ۱۹۲۳ء میں ہوشیار پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج ہوشیار پور سے ایف اے

کرنے کے بعد رائل نیوی میں بحیثیت سیلر بھرتی ہو گئے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ ملازمت ترک کردی۔ قیامِ پاکستان پر لاہور آگئے اور پھر ملتان سے بی اے کیا۔

ان کے والد جناب فتح محمد نیازی جب فوت ہوئے تو یہ بچے تھے۔ اور شفقتِ پدری سے اس محرومی کا اثر ان کی شاعری سے بھی جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔

فروغِ اسمِ محمد ﷺ ہو بستیوں میں منیؔر
قدیم یاد نئے مسکنوں سے پیدا ہو

(سیلر) عدیمؔ یُوسُفی

خاندانی نام اورنگ زیب ہے، عدیؔم تخلّص کرتے ہیں اور والد محمد یُوسُف کے نام کی نسبت سے یُوسفی لکھتے ہیں۔ ۲ فروری ۱۹۵۲ء کو کُنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہُوئے۔ انجمنِ اسلامیہ ہائی سکول لیاقت آباد کراچی سے میٹرک کیا اور اسی دوران شعر کہنا شروع کیا۔ ایس ایم سائنس کالج کراچی سے ایف ایس سی کرنے کے بعد ۱۹۷۲ء میں نیوی کے شعبہ میڈیکل میں بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۷۸ء تک اسی ملازمت سے منسلک رہے۔ اس دوران آپ نے ایل ایس ایم ایف کی ڈگری حاصل کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد گاؤں آگئے اور اپنا کلینک چلانے لگے۔

لپٹ کے روضے کی جالیوں سے میں سوچتا ہوں کہ کیا کہوں گا
اگر نصیبوں نے یاوری کی تو ان کو ان سے ہی مانگ لوں گا

ہیں آپ ﷺ جُود و سخا کا پیکر میں ایک عاصی زمانے بھر کا
ملا نہ راذنِ رہائی مُجھ کو تو میرے آقا ﷺ میں کیا کروں گا

دلیلِ ربِّ جلیل ہیں وہ، دُعائے قلبِ خلیلؑ ہیں وہ
میں ناسمجھ ہوں، بتاؤ کیسے مقام ان کا سمجھ سکوں گا

خدا کرے کہ بُلاوا آئے تو لب پہ میرے ہو نام ان ﷺ کا
قسم خدا کی خود آگے بڑھ کر اجل کے ہاتھوں کو چوم لوں گا

مری تمنّائے دید اک دن عدیمؔ ہو گی ضرور پوری
مجھے بھی دعویٰ ہے، اُمّتی ہوں، مَیں کر کے ضد بھی منا ہی لوں گا

●

ماآخذات

☆۱ آتشِ نوبہار۔ میجر جنرل ڈاکٹر محمود الحسن۔ راولپنڈی۔ اکتوبر ۱۹۸۰
☆۲ آئینے صداؤں کے۔ پیر اکرم۔ لاہور۔ جنوری ۱۹۸۴
☆۳ اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان۔ جلد اوّل، حصہ اوّل۔ شاکر کنڈان۔ ادارۂ فروغِ ادب پاکستان، کنڈان۔ ۱۹۹۷
☆۴ اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان۔ جلد دُوم۔ حصہ اوّل۔ شاکر کنڈان۔ کنڈان۔ ۱۹۹۷
☆۵ انوارِ طالب۔ ڈاکٹر محمد اللہ دِتّا طالب
☆۶ ایوانِ نعت۔ مرتبہ صبیح رحمانی
☆۷ بارود کی خوشبو۔ مقرّب آفندی
☆۸ بہارِ نعت۔ مرتبہ حفیظ تائب۔ لاہور۔ مئی ۱۹۹۰
☆۹ پاکستان آرمی لسٹ ۱۹۶۹، ۱۹۷۳، ۱۹۸۵، ۱۹۹۶ (ان کے علاوہ بھی کئی آرمی لسٹوں سے مدد لی گئی)
☆۱۰ ثنائے خواجۂ کونین ﷺ۔ مرتبہ دردؔ اسعدی
☆۱۱ جانِ رحمت۔ مرتبہ اخلاق عاطف
☆۱۲ جادۂ شوق۔ شاکر کنڈان
☆۱۳ جوئے تشنۂ تلاطم۔ حمید یورش
☆۱۴ چانن۔ لیفٹیننٹ کرنل محمد الیاس
☆۱۵ چمن امیدوں کا۔ لالۂ صحرائی
☆۱۶ حریم و حجاب۔ فضل اکبر کمالؔ۔ کوئٹہ۔ ۱۹۸۵
☆۱۷ خُفتگانِ خاکِ گجرات۔ ڈاکٹر منیر سلیچ۔ لوراں، گجرات۔ ۱۹۹۶
☆۱۸ دو شاخہ۔ حاجی لق لق۔ لاہور۔ ۱۹۶۰

☆١٩ دیوانِ خادم۔ ملک خادم حسین گانجڑی۔ ١٩۴۴

☆٢٠ ریگِ رواں۔ صادق نسیم

☆٢١ زنجیرِ حنا۔ کنور نسیم۔ ١٩٩٢

☆٢٢ زندہ شاعری، زندہ لوگ۔ محمد افضل راز۔ گجرات۔ ١٩٩٧

☆٢٣ سخنِ دلنواز۔ دلنواز دل۔ ١٩٩٣

☆٢۴ سخنورانِ جہلم۔ غلام کبریا راحل

☆٢۵ سخنورانِ سرگودھا۔ محمود اسیر۔ سرگودھا۔ ١٩٨٢

☆٢۶ صحرا میں چاند۔ سرور انبالوی

☆٢٧ عکسِ نور۔ سید نور الحسن رضوی

☆٢٨ غمِ جاناں۔ افتخار اسیر

☆٢٩ قدم قدم پر کتنے چہرے۔ ایم، ایچ صفدر۔ ١٩٩٣

☆٣٠ قریۂ جاں۔ سیّد ضمیر جعفری

☆١٣ کیمکولین لسٹ (مکمل)

☆٣٢ گجرات کی بات۔ اسحاق آشفتہ۔ لالہ موسیٰ۔ ١٩٩١

☆٣٣ لالۂ صحرا۔ صحرائی گورداسپوری۔ لاہور۔ ١٩٩۴

☆٣۴ لبِ تشنۂ تلاطم۔ حمید یورش

☆٣۵ نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ مرتبہ راجا رشید محمود

☆٣۶ نغمہ و سنگ۔ شاکر شمیم

☆٣٧ نور جیناں۔ مختار احمد غازی

☆٣٨ ورفعنا لک ذکرک۔ مرتبہ انجم جعفری۔ ١٩٨٣

غیر مطبوعہ کتب

☆١ اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان۔ جلد اول، حصّہ دوم۔ شاکر کنڈان

☆٢ اردو ادب اور عساکرِ پاکستان۔ جلد دوم، حصّہ دوم۔ شاکر کنڈان

☆٣ اقبالؒ اور گجرات۔ ڈاکٹر منیر سلیچ

رسائل و جرائد

☆١ الجہاد (عسکری مجلّہ) ١٩٨۵

☆٢ الرشید (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر ١۴١١ھ

☆٣ اوج (مجلّہ گورنمنٹ کالج، شاہدرہ) لاہور۔ نعت نمبر ٩٣۔ ١٩٩٢

☆۴ Pakistan Army Journal

☆۵ تدریس (سکول آف آرمی ایجوکیشن کا مجلّہ) منگلا۔ ١٩٨٨

☆۶ روزن (روزنامہ) گجرات۔ ٣٠ جنوری ١٩٩٧

☆٧ قلم قافلہ (ماہنامہ) کھاریاں ـــ چند شمارے

☆٨ قیادت (پاکستان ملٹری اکیڈمی کا مجلّہ) کاکول۔ مارچ ١٩٨٠

☆٩ ناوک (ماہنامہ) جلال پور جٹاں۔ اکتوبر ١٩٩٢

☆١٠ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ ستمبر ١٩٩٧۔ "گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا"

☆١١ نقوش (مجلّہ) لاہور۔ رسول ﷺ نمبر، جلد دہم۔ جنوری ١٩٨۴

☆١٢ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ۶۔ اپریل ١٩٧۴

☆١٣ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ٣ ستمبر ١٩٧۶

☆١۴ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ١٩ نومبر ١٩٧۶

☆١۵ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ یکم مئی ١٩٨٠

☆١۶ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ٣٠ دسمبر ١٩٨۴

☆١٧ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ٢۵ ستمبر ١٩٨۵

☆١٨ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ٢۵ فروری ١٩٨٧

☆١٩ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ١٢ مئی ١٩٨٧

☆٢٠ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ یکم دسمبر ١٩٨٧

☆٢١ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ۴ مئی ١٩٨٨

☆ ۲۲ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸

☆ ۲۳ ہلال (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ۳۱ مئی ۱۹۹۲

خطوط

☆ ۱ خطوط محمد اکرم باجوہ بنام راقم۔ ۱۹۹۶

☆ ۲ خطوط اجمل جنڈیالوی بنام راقم۔ ۱۹۹۵

☆ ۳ خطوط لیفٹیننٹ کرنل محمد الیاس بنام راقم۔ ۱۹۹۶

☆ ۴ مکتوب محمد اسلم سیالوی بنام راقم۔ ۲۶ اگست ۱۹۹۷

شخصی رابطے

☆ ۱ ڈاکٹر منیر احمد سلیچ سے (لوراں ضلع گجرات) سے گفتگو۔ ۱۹۹۶

☆ ۲ ڈاکٹر خالد عمران خالدی (پدھاڑ۔ آزاد کشمیر) سے گفتگو۔ ۱۹۹۷

☆ ۳ محمد افضل گوہر (کھاریاں کینٹ) سے گفتگو۔ ۱۹۹۷

☆ ۴ استاد رشید انجم (کوئٹہ سٹی) سے گفتگو۔ ۱۹۹۴

☆ ۵ سید ضمیر جعفری (اسلام آباد) سے گفتگو۔ ۱۹۹۵

☆ ۶ ناگی عبد الرزاق خاور (کوئٹہ) سے گفتگو۔ ۱۹۹۳

☆ ۷ منیر نیازی سے گفتگو۔ ۱۹۹۴ (کوئٹہ)

☆ ۸ ریاض مفتی ایڈووکیٹ (گجرات) سے گفتگو۔ ۱۹۹۶

☆ ۹ احسن نذیر اکمل (روزنامہ روزن گجرات) سے گفتگو۔ ۱۹۹۶

☆ ۱۰ کیپٹن عبد الخالق بھٹی کے داماد سے گفتگو (جہلم) ۱۹۹۱

● ●

ماہنامہ ”نعت“ کے گزشتہ شمارے

1988 ـ حمدِ باری تعالیٰ۔ نعت کیا ہے؟ مدینۃُ الرّسول ﷺ (اول و دوم) اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول و دوم)۔ نعتِ قدسی۔ غیر مسلموں کی نعت (اول)۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (اول)۔ میلادُ النبی ﷺ (اول، دوم، سوم)

1989 ـ لاکھوں سلام (اول و دوم)۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم) معراجُ النبی ﷺ (اول و دوم)۔ غیر مسلموں کی نعت (دوم) کلامِ ضیاء القادری (اول و دوم)۔ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)۔ درود و سلام (اول، دوم، سوم)

1990 ـ حسنؔ رضا بریلوی کی نعت۔ آزادؔ بیکانیری کی نعت (اول)۔ وارثیوں کی نعت۔ درود و سلام (چہارم تا ہشتم)۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (سوم)۔ غیر مسلموں کی نعت (سوم)۔ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)۔ میلادُ النبی ﷺ (چہارم)

1991 ـ شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول تا پنجم)۔ غریبؔ سہارنپوری کی نعت۔ اقبالؒ کی نعت۔ فیضانِ رضاؒ۔ نعتیہ مسدّس۔ عربی ادب میں ذکرِ میلاد۔ سراپائے سرکار ﷺ (اول)۔ حضوُر ﷺ کا بچپن

1992 ـ نعتیہ رباعیات۔ آزاد نعتیہ نظم۔ سیرتِ منظوم۔ نعت کے سائے میں۔ حیاتِ طیّبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول، دوم و سوم)۔ آزادؔ بیکانیری کی نعت (دوم)۔ سراپائے سرکار ﷺ (دوم)۔ سفرِ سعادت منزلِ محبت (اشاعتِ خصوصی)

1993 ـ ۹۲ (قطعات)۔ عربی نعت اور علاّمہ نبہانیؒ۔ ستّارؔ وارثی کی نعت۔ بہزادؔ لکھنوی کی نعت۔ حضوُر ﷺ اور بچے۔ حضوُر ﷺ کے سیاہ فام رفقا۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (چہارُم)۔ نعت ہی نعت (اول)۔ یا رسولَ اللہ ﷺ۔ حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین۔ تسخیرِ عالمین اور رحمتؐ للّعالمین ﷺ (اشاعتِ خصوصی)

1994 ـ محمد حسین فقیرؔ کی نعت۔ اخترؔ الحامدی کی نعت۔ شیواؔ بریلوی اور جمیل نظرؔ کی نعت۔ بے چینؔ رجپوری کی نعت۔ دیارِ نورُ۔ تضمینیں۔ نعت ہی نعت (دوم و سوم)۔ نورٌ علیٰ نور۔ حضور ﷺ کی معاشی زندگی۔ مدینۃُ الرسول ﷺ (سوم)۔ معراجُ النبی ﷺ (سوم)

1995 ـ حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ استغاثے۔ نعت کیا ہے؟ (دوم، سوم، چہارم)۔ نعت ہی نعت (چہارم و پنجم)۔ کافیؔ کی نعت۔ انتخابِ نعت۔ خواتین کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)

1996 ـ لطفؔ بریلوی کی نعت۔ ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ۔ سرکار ﷺ دی سیرت (پنجابی)۔ ظہورِ قدُسی۔ حضوُر ﷺ کے لیے لفظ ”آپ“ کا استعمال۔ مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے۔ اٹک کے نعت گو شعرا۔ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اول و دوم --- دو خصوصی اشاعتیں)۔ نعت ہی نعت (ششم)

۱۹۹۷ء کے شمارے

جنوری	شہرِ کرم (مُصطفیٰ ﷺ نگر)
فروری	نعت ہی نعت (حصّۂ ہفتم)
مارچ	ہُوا یہ کہ.....
اپریل	جوہرؔ میرٹھی کی نعت
مئی	حضوُر ﷺ داوَریاں نال سلوک
جون	دربارِ رسول ﷺ سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	احمد رضا بریلویؒ کی نعت
اگست	مدیحِ سرکار ﷺ
ستمبر	گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا
اکتوبر	تہنیت النساء تہنیتؔ کی نعت
نومبر	اُردو نعت اور عساکرِ پاکستان
دسمبر	ڈاکٹر فقیر محمد فقیرؔ کی نعتیہ شاعری

۱۹۹۸ء کے شمارے

جنوری	نزولِ وحی (تحقیق)
فروری	گجرات کے اُردو نعت گو شعرا
مارچ	قطعاتِ نعت

اخبارِ نعت

حسبِ روایت ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام ہر چاند کی بارھویں کو کسی جگہ حلقۂ درود پاک قائم ہوتا ہے جس میں خاموشی سے درود و سلام پڑھنے کے بعد نعت خوانی ہوتی ہے' کوئی شاعر موجود ہوں تو ان سے ان کا نعتیہ کلام سنا جاتا ہے۔ عام طور پر مدیرِ نعت درود و نعت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہیں' ۱۲ جمادی الاول کو دربار حضرت بابا شاہ جمال علیہ الرحمہ پر یہ محفل ہوئی۔ ملک الطاف حسین قادری اور مدیرِ نعت کے علاوہ راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے ایک مہمان نے گفتگو کی۔ محمد رفیق اور دوسرے ساتھیوں نے نعتیں پڑھیں اور عازمین زیارتِ حرمین شریفین نے سلام کے اشعار پڑھے۔

۱۲ جمادی الثانی کی محفلِ درود و نعت فیاض حسین چشتی نظامی کے گھر (مسلم ٹاؤن' لاہور) میں ہوئی جس میں مدیرِ نعت نے درود و سلام کی فضیلت اور اہمیت پر بات چیت کی اور سیّد محمد عثمان شاہ اور محمد ثناء اللہ بٹ نے نعتیں پڑھیں۔ ان شاء اللہ العزیز ۱۲ رجب کی محفل سردار محمد صاحب کے ہاں (فتح گڑھ' لاہور) میں ہوگی۔

۲۹۔ ستمبر کو جامع مسجد غوثیہ رضویہ' عکسِ گنبدِ خضرا (۱۹۳ سی۔ اپر مال۔ پُل نہر۔ لاہور) میں دعوتِ عمرہ کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ پہلے محفلِ درود و سلام ہوئی' پھر محفلِ نعت کا اہتمام ہُوا اور آخر میں تبرک تقسیم ہوا۔

دعوتِ عمرہ کے زیرِ اہتمام عازمینِ زیارتِ حرمین شریفین کا پہلا گروپ ۲۔ اکتوبر (جمعرات) کو گیا اور زیارتوں' سعادتوں اور برکتوں کے حصول کے بعد (ایک جمعہ مکہ مکرمہ میں اور دو جمعے مدینۂ طیّبہ میں ادا کر کے) ۱۸۔ اکتوبر (ہفتہ) کو بخیریت واپس پہنچ گیا۔ اس گروپ کے ساتھ جناب غلام محمد مدنی' گائیڈ کے طور پر گئے۔

دوسرا گروپ ان شاء اللہ ۳۰۔ اکتوبر (جمعرات) کو سفرِ سعادت پر روانہ ہوگا۔

دعوتِ عمرہ کو لیوی لاء ایسوسی ایٹس کا تعاوُن حاصل ہے۔

مدیرِ نعت راجا رشید محمود آج کل عموماً" دس بجے صبح سے ۵ بجے شام تک دعوتِ عمرہ کے دفتر میں بیٹھتے ہیں۔

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اُردو مجمُوعہ ہائے نعت

○ 1- وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ 1977' 1981' 1993 (صفحات 136)
○ 2- حدیثِ شوق (دوسرا مجموعۂ نعت) 1982' 1984' 1986 (صفحات 176)
○ 3- منشورِ نعت (اُردو پنجابی فردیات) 1988 (صفحات 176)
○ 4- سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات) 1992 (صفحات 128)
○ 5- "92" (نعتیہ قطعات) 1993 (صفحات 112)
○ 6- شہرِ کرم (مدینۂ طیّبہ کے بارے میں نعتیں) 1996 (192 صفحات)
○ 7- مدیحِ سرکار ﷺ - 1997 (124 صفحات)

پنجابی مجمُوعہ ہائے نعت

○ 8- نعتاں دی اٹّی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) 1985' 1987 (صفحات 124)
○ 9- حق دی تائید - 1956 (صفحات 8)

تحقیقِ نعت

○ 10- پاکستان میں نعت - 1994 (صفحات 224)
○ 11- غیر مسلموں کی نعت گوئی - 1994 (صفحات 400)
○ 12- خواتین کی نعت گوئی - 1995ء (صفحات 436)
○ 13- نعت کیا ہے؟ 1995 (صفحات 112)
○ 14- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا - اول - 1996 (408 صفحات)
○ 15- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا - دوم - 1997 (400 صفحات)

انتخابِ نعت

○ 16- مدحِ رسول ﷺ - 1973 (صفحات 198)
○ 17- نعتِ خاتم المرسلین ﷺ - 1982' 1988' 1993 (صفحات 164)
○ 18- نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)
○ 19- قُلزُمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)
○ 20- نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدّمے کے ساتھ - جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام - چار رنگا طباعت - 1993 - (صفحات 816 - بڑا سائز)
○ 21- ماہنامہ "نعت" کی اشاعت کے ساڑھے آٹھ برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراء نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے - ماہنامہ "نعت" اب تک 14 ہزار سے زاید صفحات شائع کر چکا ہے -

اسلامی موضوعات پر کتابیں

○ 22- احادیث اور معاشرہ - 1986' 1987' 1988 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192
○ 23- ماں باپ کے حقوق - 1985' 1993 (صفحات 112)
○ 24- حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین' 49 منظومات - 1988 (صفحات 224)
○ 25- میلادُ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین' 80 میلادیہ نعتیں - 1988 (صفحات 236)
○ 26- مدینۃُ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین' 57 منظومات - 1988 (صفحات 224)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

○ 27- اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ - 1977' 1979' 1982 کلکتہ ( ) (صفحات 112)
○ 28- اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور پاکستان - 1983' 1987 (صفحات 160)
○ 29- قائدِ اعظمؒ ----- افکار و کردار - 1985 (صفحات 160)
○ 30- تحریکِ ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1982' 1986' 1994 (صفحات 464)

مزید کتابیں

○ 31- میرے سرکار ﷺ - 1987 (صفحات 144)
○ 32- حضور ﷺ اور بچّے - 1993 (صفحات 112)
○ 33- تسخیرِ عالمین اور رحمتؐ للعالمین ﷺ - 1993 (صفحات 256)
○ 34- درود و سلام - 1993' 1994ء 1995' 1996' 1997 (آٹھ ایڈیشن چھپے) صفحات 128
○ 35- قرطاسِ محبّت (حُبِّ رسُول ﷺ کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)
○ 36- سفرِ سعادت' منزلِ محبت (سفرنامۂ حجاز) 1992 (صفحات 224)
○ 37- راجؒ دُلارے (بچوں کے لیے نظمیں) 1985' 1987' 1991 (صفحات 96)
○ 38- میلادِ مُصطفیٰ ﷺ - 1991 (صفحات 48)
○ 39- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ - 1991 (صفحات 32)
○ 40- منظومات (نعتیں' مناقب' نظمیں) 1995 (صفحات 160)
○ 41- دیارِ نُور - (سفرنامۂ حجاز) 1995 (صفحات 112)
○ 42- حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ - 1995 (صفحات 256)

تراجم

○ 43- الخصائص الکبریٰ - جلد اول و دوم (از علّامہ سیوطیؒ) 1982
○ 44- فتوحُ الغیب (از حضرت غوثِ اعظمؒ) 1983
○ 45- تعبیر الرؤیا (منسوبؒ امام سیرینؒ) 1982
○ 46- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) 1971

[زائرین کے بغیر ریاض الجنّہ کا ایسا منظر جو صرف تصویر میں دیکھنا ممکن ہے]